REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.
REGD. NO. P/GDP 3.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۵
شمارہ ۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وّ انتم اذلّۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:-
خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر:-
شکیل احمد طاہر
سید وسیم احمد عجب شبیر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۴ جمادی الاوّل ۱۴۰۶ھ — ۱۶ صلح ۱۳۶۵ ہش — ۱۶ جنوری ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لنڈن سے ملنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور پُر نور بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں"۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب بنگال سے قادیان تشریف لائے۔ ایک گھنٹہ قیام کرکے بنگلور کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ نے بتایا کہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف ... کی تقریب رخصتانہ ۸ صلح اور دعوتِ ولیمہ ۹ صلح کو بخیر و عافیت انجام پائی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بخیریت ہیں۔

● — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ ⁂

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام
مجلس انصار اللہ سیرالیون کے تیسرے سالانہ اجتماع کے لئے

ہر وہ بات کریں جس سے آپ کی محبت بڑھے اور تعاون کی روح نشوونما پاتی ہو

اسلام کا غلبہ صبحِ صادق کی طرح جلد تر سارے سیرالیون کو اپنی نورانی لپیٹ میں لے لے!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر شفقت نہایت ایمان افروز پیغام جس کا انگریزی ترجمہ سیرالیون کی مجلس انصار اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع میں ۲۹ نومبر ۸۵ ۱۹ء کو پڑھ کر سنایا گیا، مکرم مولانا خلیل احمد صاحب بشر ایڈیٹر و مبلغ انچارج سیرالیون مشن نے بھجوایا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون اور جملہ مربیان کے لئے دعا کی درخواست کے ساتھ مکمل متن درج ذیل ہے۔ (قائمقام مدیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

یہ سن کر خوشی ہوئی کہ مجلس انصار اللہ سیرالیون کا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت ہی برکتوں سے معمور کرے۔ اور جماعت کی اخلاقی۔ روحانی۔ تعلیمی اور تربیتی نشوونما کا موجب بنائے۔

میرے پیارے انصار! سیرالیون وہ مقام ہے جس کو عیسائیت نے تمام افریقہ کو فتح کرنے کے لئے بطور مرکز چُنا تھا۔ اور اس سرزمین سے بہت اُمیدیں وابستہ کی تھیں۔ اور پھر یہی وہ مقام ہے جس کے بارہ میں عیسائیوں نے تسلیم کیا کہ یہاں احمدیت نے بڑی مضبوطی کے ساتھ قدم جمائے ہیں۔ اور عیسائیت کے لئے سب سے بڑی روک ثابت ہوئی ہے۔ جس نے عیسائیت کے آگے بند باندھ دیا ہے ——— لیکن افسوس ہے کہ پہلے جس رفتار کے ساتھ جماعت نے ترقی کی تھی وہ رفتار اسی شان کے ساتھ قائم نہیں رہی۔ اور درمیان میں ایک عرصہ جمود اور خلاء کا ایک ایسا منظر پیدا کر رہا ہے کہ جس طرح ایک خوبصورت اور دلکش سبزہ زار سے سڑک اچانک کسی ویران جگہ میں داخل ہو جائے۔

مَیں نے غور کیا اور سمجھتا ہوں کہ اس غفلت کے دَور میں جس میں جماعت کی ترقی کی رفتار رُکی ہے، سب سے بڑی ذمہ داری آپس کے اختلاف کی ہے۔ خصوصاً جب مرکزی نمائندوں اور خلیفۂ وقت کے نمائندوں کی کامل اطاعت اور محبت میں فرق پڑا اور بعض عناصر نے کئی پہلوؤں سے عدم تعاون کا مظاہرہ کیا تو یہ جماعت بہت سی برکتوں اور فضلوں سے محروم رہ گئی۔

الحمد للہ کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت اب ایک نئے موڑ میں داخل ہو گئی ہے۔ جو اس درمیانی عرصہ کی تلخی کو مٹانے والا اور نئی امیدوں اور دلکشیوں کے سامان لے کر آیا ہے۔ اور ایک نئی تازگی جماعت میں پیدا ہو رہی ہے۔ کثرت کے ساتھ سیرالیون کے مخلصین جو مجھے خطوط لکھ رہے ہیں اُن میں مرکزِ سلسلہ سے محبت اور تعلق کی روح صاف نظر آ رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے فضل بھی پہلے سے بہت بڑھ کر دکھائی دیتے ہیں۔ نئے نئے داعی الی اللہ نئے ولولوں کے ساتھ اُن خوش نصیبوں کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نئی رُوحانی اولاد عطا فرما رہا ہے۔ اور کامیابی کی نئی راہیں اُن کے لئے کھول رہا ہے۔ اور ترقی کی رفتار ایک دفعہ پھر تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

پس آپ جو کہ اللہ کے دین کے انصار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں آپ پر فرض ہے کہ اس پہلو سے جماعت کی صفِ اوّل ثابت ہوں۔

● ہر وہ بات کریں جس سے آپ کی محبت بڑھے۔ اور تعاون کی روح نشوونما پاتی ہو۔

● ہر اس بات سے رُک جائیں جس سے کسی بھائی کے بارہ میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہو۔

● ہر وہ ذریعہ اختیار کریں جس سے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ محبت

(باقی دیکھئے صفحہ پر)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ⁂

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶؍صلح ۱۳۶۵ ہش

مسیحی دُنیا کی حقیقت

ماہنامہ "مسیحی دُنیا" نئی دہلی دسمبر ۱۹۸۵ء رقمطراز ہے کہ :-

"حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مسیح کی صلیبی موت اور تیسرے روز زندہ ہونے پر اعتراضات کئے ہیں۔ اُنہوں نے انگلینڈ میں تقریر کرتے ہوئے چیلنج دیا کہ اگر مسیح کو موت سے زندہ کر کے مسیحی عُلماء دکھائیں تو مرزا صاحب اور ان کی احمدی جماعت ان کی بیعت کر لیں گے۔ اور اپنے تمام عقائد چھوڑ کر مسیح کو قبول کر لیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت مسیح اپنی جسمانی شکل میں نہ زندہ ہوئے اور نہ آسمان پر گئے۔" (صلا)

اِس کا جواب "مسیحی دُنیا" میں یہ دیا گیا ہے کہ :-

"مسیح کی آمدِ ثانی کی بابت ہم سب کو یقین ہے کہ ضرور آئے گا۔"

یہ جواب کئی اعتبار سے درست ثابت نہیں ہوتا۔

اوّل :- حضرت مسیح نے خود فرمایا ہے کہ :-

"مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے۔ جبتک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔" (متی ۲۳ : ۳۹)

پس پہلے آپ اپنا نظریہ اس آیت کے مطابق تبدیل کیجئے کہ مسیح خود نہیں آئے گا بلکہ اس کا مثیل اس کے نام سے آئے گا۔ تب آپ کو حضرت مسیح کی آمدِ ثانی کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

دوم :- عیسائی دنیا کے نزدیک مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت گزر چکا ہے۔ تورات اور انجیل کی پیشگوئیوں کے مطابق عیسائی علماء اور منجمین نے ۱۸۶۸ء میں مسیح کی آمد کا اعلان کیا تھا۔ جب یہ وقت گزر گیا تو ملیل ڈان شائع ہوئی۔ پرانے حساب کی اصلاح کر کے آخری تاریخ ۱۸۷۳ء بتائی گئی۔ جب یہ تاریخ بھی مایوسی پیدا کر کے گزر گئی تو مسٹر ڈنبل بی نے ایک مشہور کتاب "وقتِ موعودہ" شائع کی جس میں ظہورِ مسیح کی آخری تاریخ ۱۸۹۸ء $\frac{1}{4}$ لکھی لیکن مسیح بادلوں میں سے ہو کر آسمان سے نہ اُترے۔ پس مسیحی دُنیا کا یہ تحریر فرمانا کہ ہم سب کو یقین ہے کہ ضرور آئے گا درست نہیں ہے۔ کیونکہ خود عیسائی محققین کے نزدیک بھی مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت گزر چکا ہے۔ اسی لئے آنے والے مثیلِ مسیح ان کے نام سے آ کر اعلان فرمایا کہ ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اور ٹھیک اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہو چکے تھے جب یہ اندازے بیان کئے جا رہے تھے۔

سوم :- اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ عظیم انکشاف فرمایا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر لعنتی موت نہیں مرے تھے بلکہ ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی موت سے فوت ہوئے تھے۔ لیکن اس سے تو عیسائی دُنیا کو ناراض ہونے کی بجائے خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام جیسے پاکباز انسان کو جنہیں عیسائی خدا تک مانتے اور ہم مسلمان خدا کا سچا نبی اور رسول یقین کرتے ہیں ان پر سے صلیبی موت کی نفی فرما کر لعنت سے نجات دی گئی۔ بلکہ ساری عیسائی قوم کو لعنت سے نجات دلائی کیونکہ ایک ایسی قوم جو ایک ہی سانس میں ایک برگزیدہ رسول کو خدا تک یقین کرے اور پھر اسے لعنتی بھی قرار دے وہ قوم لعنت سے کیونکر بچ سکتی ہے ؟

باقی رہا یہ سوال کہ گنہگاروں کے بدلے ایک بے گناہ کو پھانسی پر دے کر لعنتی بنا دینا محض ایک خوش فہمی ہے۔ کسی با ہوش معاشرہ میں تو ہمیں ایسا نہیں دکھائی دیتا کہ گناہ کرے زید اور بے گناہ بکر کو پھانسی پر چڑھا کر لعنتی بنا دیا جائے۔ ایک باپ تو اپنے بیٹے کے گناہ کو بغیر بدلہ کے معاف کر سکتا ہے۔ مگر احکم الحاکمین کیلئے بے گناہ کو لعنتی بنانے کے ایسا نہیں کر سکتا حیرت ناک بات ہے۔ پس مثیلِ مسیح کا عیسائیوں پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپؑ نے حضرت مسیحؑ کو صلیبی موت اور لعنت سے نجات دلائی ہے۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

چہارم :- قرآن کریم اور اناجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ نہ صلیب پر مسیح نے جان دی تھی نہ لعنتی ہوئے تھے۔ قرآن کریم نے فرمایا۔ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ یعنی نہ حضرت مسیح کو صلیبی موت سے یہودی مار سکے نہ قتل کر سکے۔ البتہ حضرت مسیح کے لئے "تَوَفَّیْتَنِیْ" اور "مُتَوَفِّیْ" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جس کے معنے طبعی موت کے ہیں نہ صلیب پر مارنے کے۔ اناجیل میں بھی صلیبی موت سے بچ جانے کے بڑے زبردست ثبوت ہیں۔ مثلاً یوناہ نبی کا نشان کہ زندہ ہی مچھلی کے پیٹ سے نکلے۔ لہٰذا حضرت مسیح کے لئے بھی ضروری تھا کہ صلیب پر سے زندہ ہی اُترتے۔ اس وقت کے حاکم پیلاطوس کے دل میں حضرت مسیح کے متعلق نرم گوشہ ہونا اُسے بے گناہ قرار دینا اس کی بیوی کا خواب۔ صلیب سے اُتار کر اپنے دوست یوسف آرمیتیہ کو مسیح کا بے ہوش جسم سپرد کرنا جو مسیح کا معتقد اور اس علاقہ کا بڑا با اثر آدمی تھا۔ پھر حضرت مسیح کو کمرہ نما ہوادار قبر میں رکھ کر ان کا علاج کرنا۔ تین دن کے بعد پوشیدہ طور سے حواریوں سے ملنا۔ مچھلی کھانا۔ ہاتھ پاؤں کے صلیبی زخم دکھانا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۶ پر)

قائدِ کاروانِ تیز قدم

مکرم محمد احمد صاحب - لندن

تیرے دیوانے ساری دُنیا میں
دِل میں بس ایک ہی لگن لے کر
گو مٹ جائے ساری دُنیا سے
حملہ آور ہوئے ہیں باطل پر

اے خدا آپ ہی مدد کیجو
جان کمزور وقت مشکل ہے
آخری ایک زور کا حملہ
قصرِ باطل میں ایک ہلچل ہے

خوف ہے کہ کہیں نہ ایسا ہو
مَیں کہیں راستے میں کھو جاؤں
قائدِ کاروانِ تیز قدم
اور میں گردِ راہ ہو جاؤں

میری کاوش قبول ہو یا رب
میری کمزوریاں شمار نہ کر
واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا
میرے عیبوں کو آشکار نہ کر

واہ کیا بات حضرتِ طاہر
لاکھ برکات حضرتِ طاہر
جادواں اِک بہار آئی ہے
جب سے آئے ہیں حضرتِ طاہر

جو چلے پھر کارواں کے ہمقدم
اور منزل نظر کے آگے ہے
ساری دُنیا کا درد سینے میں
قبلہ رُو ہو کے رات جاگے ہے

زندہ رہنے کا یہ چلن طاہر
قوم کو یوں سکھا دیا تُو نے
ہر بڑے چھوٹے فردِ واحد کو
داعیٔ حق بنا دیا تُو نے

دِل میں اِک آگ سی بھڑک اُٹھی
جان اپنا رکھے ہوئے ہتھیلی پر
مال و زر سے تو جیب خالی ہے
چل پڑے ہیں خدا توکل پر

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ نومبر ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کی کیسٹ احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔

(قائمقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر فرمایا:۔

"سیدنا و مولانا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی آنحضور نے جواباً فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے سوال تو یہ تھا کہ کب آئے گی اور جواب یہ ہے کہ کیا تیاری کی ہے۔

تو بعض اوقات آنے والی چیز کا انتظار اتنا اہم نہیں ہوتا جتنا اس کی تیاری اہمیت رکھتی ہے اس لئے نہایت ہی حکیمانہ اسلوب تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبکہ آپ نے اصل سوال کو چھوڑ کر جو ادنیٰ اہمیت کا سوال تھا اس سے بڑی اہمیت کے سوال کا جواب دیا اور فرمایا کہ تم نے

تیاری کیا کی ہے

قیامت تو کوئی ایسا تماشہ نہیں ہے جس کو تم دیکھو اور خوش ہو جاؤ اور تمہاری ذات کی تیاری کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو اس لئے قیامت سے تو یہ خوف رکھنا چاہیئے کہ جلدی نہ آجائے۔ ہماری تیاری سے پہلے نہ آجائے۔

پس بہت سے احمدی احباب جب مجھے یہ کہتے ہیں یا مجھ سے پوچھتے ہیں کہ احمدیت اور اسلام کی فتح اور غلبہ کا دن کب آئے گا تو میرا ذہن بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جواب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو ایک سوال کی صورت رکھتا ہے کہ تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ان بدلے ہوئے حالات نے بہت سی اصلاح خود بخود کی ہے اور غیر معمولی روحانی تربیتی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور جب ان تبدیلیوں کی طرف نظر پڑتی ہے تو دل خوش بھی ہوتا ہے لیکن محض اچھی چیزوں پر نگاہ رکھنا اور خوشیوں کے تصور میں گم رہنا یہ حکیمانہ بات نہیں ذی شعور لوگ جہاں

خوبیوں پر نظر

رکھ کر اچھی باتوں کو دیکھ کر اپنے حوصلے بڑھاتے ہیں وہاں کمزوریوں پر بھی نگاہ ڈالتے جاتے ہیں تاکہ ایک مسلسل اصلاح کا سلسلہ بھی جاری رہے اور کمزوریاں خوبیوں میں تبدیل ہوتی رہیں پس جب بہت سی اطلاعیں خوشکن تبدیلیوں کی آتی ہیں تو ان کے نتیجہ میں میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوتا۔ جب کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ جنہوں نے پہلے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی وہ نمازی بن گئے جب یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ بعض لوگ جن کو

نماز میں مزا

نہیں آتا تھا ان کو مزا آنے لگ گیا۔ جب بتایا جاتا ہے کہ بعض لوگ جن کی نمازیں ذکر الٰہی سے محض نام سے بھری ہوئی تھیں علاوہ کرے خالی تھیں مگر اب کیفیت یہ ہے کہ ذکر کے لطف ایسے آنے لگے ہیں کہ نماز کے بعد بھی وہ ذکر چلتا رہتا ہے تو بہت دل کو مسرت پہنچتی ہے بہت اطمینان نصیب ہوتا ہے مگر میں اس دھوکے میں مبتلا نہیں ہوتا کہ جماعت کی اکثریت میں یہ نمایاں تبدیلی واقع ہو چکی ہے اتنے بڑے خلاء ہیں ہمارے اندر تربیت کے اور جس سوسائٹی سے نکل کر ہم احمدی بن رہے ہیں ان کے ساتھ

ہماری تربیت

کا ایک گہرا تعلق ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا ان کے اندر اتنی کمزوریاں واقع ہو چکی ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ اس سوسائٹی سے نکل کر اچانک ایک ایسا عجیب انقلاب آجائے کہ کلیتہً ایک مختلف نوع کی بالکل پاکیزہ اور روحانی سوسائٹی وجود میں آجائے اس لئے معاشرے پر ماحول کا ایک گہرا اثر پڑتا ہے اگر معاشرہ رشوت خور ہے اگر معاشرہ بے درد ہو چکا ہے اگر معاشرہ نماز سے خالی ہو گیا ہے اگر معاشرے میں خدا کا خوف نہیں رہا تو ہر روز ایسے لوگوں سے تعلق کے نتیجے میں واسطے پڑنے کے نتیجے میں تجارتوں کے نتیجے میں لین دین کے نتیجے میں ان حلقوں میں رہنے کے نتیجے میں بعض بدیوں کو جو بظاہر حسن رکھتی ہے ان کو دیکھنے کے نتیجے میں لازماً وہ سوسائٹی جو تعداد کے لحاظ سے تھوڑی ہے وہ متاثر ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے کبھی اور کچھ اس لئے بھی کہ بہت سے احمدی بلکہ ہماری اکثریت کے نقطہ سے اس وقت پاکستان میں ایسے ہیں جن کے ماں باپ یا بعض صورتوں میں دادا اور بعض صورتوں میں پردادا احمدی ہوئے تھے اور غیر احمدیت سے احمدیت میں داخل ہونے کے بعد جو

ابتدائی دکھوں

کا دور آتا ہے اس چکی میں سے وہ گزرے نہیں اور وہ تربیت حاصل نہیں کر سکے جو پہلے زمانے میں صحابہ کو حاصل تھیں یا بعد میں اول تابعین کو حاصل تھیں اس لئے وہ نسلاً احمدی رہ گئے اور معاشرے کی خرابیوں نے ان پر زیادہ گہرا اثر کیا۔

چنانچہ بہت سے اضلاع ہیں پاکستان میں جہاں ہماری تعداد میں جماعت موجود ہے مگر ان کی اولادوں میں ان کی جوان نسلوں میں بہت سی ایسی خامیاں رہ گئی ہیں جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ایسے بعض اضلاع بھی میرے ذہن میں ہیں اور وہ اسلام کی فتوحات کے نئے علاقے بھی میرے ذہن میں ہیں۔ مثلاً افریقہ کے ممالک جن میں بعض جگہوں پہ بڑی تیزی کے ساتھ

احمدیت پھیلی

ہے۔ بعض صورتوں میں قبائل کے قبائل احمدی ہوئے ہیں، بعض صورتوں میں دیہات احمدی ہوئے ہیں پورے کے پورے اور بعد ازاں ان کی تربیت کا پورا موقعہ نہیں مل سکا۔ دور کے بعض جزائر میں ان میں بھی یہی کیفیت ہوئی چنانچہ تربیتی خلاء پاکستان میں بھی ہے اور پاکستان سے باہر بھی ہیں اور عظیم غلبے سے پہلے ان کمزوریوں کا دور ہونا لازمی ہے اگر ان کمزوریوں کو دور کئے بغیر ہمیں فتح و نصرت عطا ہو جائے یعنی فتح و نصرت کا تصور مل جائے جو عام لوگ رکھتے

ہاں ایک فتح تو وہ ہے جو ہمیں مسلسل ملتی چلی جا رہی ہے ایک نصرت تو وہ ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑ رہی۔ مگر میں اس وقت اس کی بات نہیں کر رہا۔ میں عرفِ عام میں جس کو فتح و نصرت کہا جاتا ہے یعنی ایک جگہ ظاہری غلبہ اتنا نصیب ہو جائے کہ اس کے بعد ان سے بیٹھ جائیں اس

فتح و نصرت

کے لئے یہ تیاریاں ضروری ہیں اور یہ دُکھوں کا دَور ان تیاریوں میں مدد کرنے کے لئے آیا ہے اور مدد کر رہا ہے لیکن اس سے ابھی مزید استفادے کی ضرورت ہے منظم طور پر اس تربیت کے کام کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے اور پھیلانے کی ضرورت ہے اور پھر اس میں گہرائی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تین سمتوں میں ہمیں اس کام کو آگے بڑھانا ہے اور سب سے اہم سب سے زیادہ بنیادی اور مرکزی چیز نماز ہے۔ قیام نماز میں ابھی وسعت کی بھی ضرورت ہے اور بہت زیادہ ضرورت ہے اور مرتبہ نماز کے لحاظ سے اس میں بلندی کی بھی ضرورت ہے اور نفس میں قدوسیت کر مطالب میں جذب ہو کر نماز پڑھنے کے لحاظ سے اس میں ابھی گہرائی کی بھی بہت ضرورت ہے اور اس لحاظ سے پختگی کی بھی ضرورت ہے کہ جو عادت ایک دفعہ پڑ جائے پھر وہ جائے نہ اس مضمون سے جب ہم نماز کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں تو دنیا کی اکثر جماعتوں میں انصاف کی نظر سے دیکھتے ہوئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے بہت

زیادہ محنت

کی ضرورت ہے۔ جب موجودہ حکومتِ پاکستان یعنی آمرانہ حکومت پاکستان نے اپنے پر پرزے نکالنے شروع کئے جماعت کے معاملات میں اور رفتہ رفتہ کھلنے لگی کہ ہم کیا بد ارادے رکھتے ہیں تو اس وقت سے میں نے جماعت کو اس چیز کے لئے تیار کرنا شروع کیا اور سلسلہ خطبات کا اس موضوع پر دیا ہے کہ آنے والی فتوحات کی تیاری کرو اس وقت مجھے یقین تھا کہ ابتلا ہے تو فتوحات لازماً آئیں گی اس لئے پہلے میں نے خطبات کا وہ سلسلہ شروع کیا جس کا تربیت سے تعلق ہے بعد میں جماعت کو متنبہ کرنا شروع کیا کس قسم کے سنگین حالات آپ کو درپیش ہو سکتے ہیں کیونکہ فتح بہر حال یقینی ہے نصرت نے کبھی ساتھ چھوڑا ہے اور نہ آئندہ کبھی چھوڑے گی اور ظفر بن کے بھی آئے گی اس میں کوئی شک نہیں لیکن تیاری کی مجھے فکر ہے اور جتنا میں سمجھتا ہوں کہ وقت قریب آتا جاتا ہے اہمیت اور

اسلام کی فتوحات

کا۔ آتنا میری یہ فکر بڑھتی جاتی ہے اور باوجود اس کے کہ حالات توجہ کو مختلف دوسری سمتوں میں پھیرتے رہے ہیں اب میں سمجھتا ہوں کہ دوبارہ تربیتی امور پر خطبات دینے کی ضرورت ہے۔

تو نماز اس میں سب سے بڑی اہمیت رکھتی ہے اور فتح و نصرت کے حصول کی تمنا رکھنے والوں کو تو براہ راست یہی جواب دیا ہے قرآن کریم نے وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝

کہ تم جو امیدیں لگائے بیٹھے ہو کہ بہت عظیم الشان فتوحات نصیب ہوں گی اور ظاہری غلبہ بھی نصیب ہو گا تو پھر اس غلبے کو حاصل کرنے کا طریق یہ ہے وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ خالی دعائیں نہ کیا کرو محض ہاتھ اٹھا کر نگاہ نہ کرو کیونکہ صبر اور صلوٰۃ کے بغیر دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ خدا کی طرف سے امانت نصیب نہیں ہو سکتی۔ صبر اور صلوٰۃ کو آپس میں باندھ دیا ہے جس میں بہت سی وسعتیں ہیں اس مضمون میں اور گہرا تعلق ہے صبر کو صلوٰۃ سے کئی رابطے ہیں جن کا قرآن کریم مختلف آیتوں میں ذکر فرماتا ہے لیکن ایک مضمون اس میں یہ بھی ہے جس کا اس وقت اس خطبے سے تعلق ہے کہ

صبر غموں کے ساتھ

بھی تعلق رکھتا ہے اور جب غم ہوں تو صلوٰۃ کی طرف طبعاً توجہ پیدا ہو جاتی ہے اس لئے بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کہہ کر یہ فرمایا کہ آج یہ تمہارے لئے مشکل کام نہیں ہے آج یہ کام تمہارے لئے نسبتاً آسان ہے۔

چنانچہ اس تفصیل کو اس آیت کا دوسرا ٹکڑا خود کھول رہا ہے فرمایا وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ کہ نماز پڑھنا

نماز کی حفاظت

کرنا نماز کے تقاضے پورے کرنا اور استقلال کے ساتھ اس پر قائم رہنا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ بظاہر تم نمازیوں کو دیکھتے ہو کہ پانچ وقت نمازیں پڑھتے ہیں مسجدوں میں بھی جاتے ہیں اور گھروں کو بھی آباد رکھتے ہیں نمازوں سے لیکن اس کے باوجود نماز ایک نہایت ہی بوجھل کام ہے کس لحاظ سے بوجھل ہے اس کی تفصیل بہت وسیع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پر بہت متعدد جگہوں پر روشنی ڈالی ہے لیکن صرف اتنا پہلو میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ نماز کے سارے تقاضے پورے کرنا آسان کام نہیں ہے اور ظاہری صورت میں نماز قائم بھی ہو جائے تو ایسی شکل ہوتی ہے جیسے برتن قائم ہو جائے اور اس وقت دودھ سے بھرا ہوا نہ ہو اسے بھرنا اور پھر اس کی حفاظت کرنا بہت بڑے کام ہیں اور پھر اسے پھیلانا کیونکہ اقام الصلوٰۃ میں تو

اکیلی نماز

پڑھنے کا کوئی تصور نہیں ہے نماز کو دوسروں میں رائج کرنے کے ساتھ یہ بندھا ہوا ہے مضمون اقامت کا مطلب یہ نہیں ہے صرف کہ تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ بلکہ مراد یہ ہے کہ دوسروں کو بھی نماز کے لئے کھڑا کرو تو فرمایا بہت بھاری ہے اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ لیکن وہ لوگ جو خشوع سے کام لیتے ہیں اور جھک جاتے ہیں خدا کی راہ میں جو عاجز بن جاتے ہیں جن کے اندر درد پیدا ہوتا ہے ان کے لئے نماز آسان ہو جاتی ہے۔ یہ غم یہ خشوع خضوع یہ خود نماز کی حفاظت کرتا ہے اور اس کا وزن ہلکا کر دیتا ہے وہ بوجھ محسوس نہیں ہوتی۔ پھر بلکہ اس میں لذت پیدا ہو جاتی ہے تو ہم نے ان حالات میں دیکھا کہ اس آیت کی تفسیر

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

S. K. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR BHADRAK Dt BALASORE (ORISSA)

پیشکش:

آجکل

جماعت کے اوپر گزر رہا ہے عملی شکل میں اس موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہئیے اور نظام کے تابع گہری نظر ڈال کر تمام علاقوں پر تمام حلقوں پر تمام ملکوں ضلعوں اور گھروں پر نظر ڈال کر نظامِ جماعت کی جتنی شکلیں ہیں ان کی مستعدی کے ساتھ اس طرف توجہ دینی چاہئیے کہ آجکل کے حالات کے سبب سے بڑا فائدہ یہ اٹھائیں کہ نماز جو خدا نے آسان کر دی ہے اُسے رائج کر دیں کیونکہ خاشعین کے لئے نماز آسان ہو جاتی ہے جب یہ خشوع کا مضمون ختم ہو جائے گا جب یہ دور ختم تو کبھی کبھی ہنسی ہو سکتا موقعوں پہ لیکن نسبتاً پردے کے پیچھے چلا جاتا ہے اور نمازیوں کے لیئے رہ جاتا ہے بعض دفعہ خشوع اور بعض اوقات یہ اللہ کی نعمت اُترتی ہے اور عام ہو جاتی ہے آجکل یہ کیفیت ہے اسی لئے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں ایک اور مضمون بھی قرآن کریم نے اسی نماز کے سلسلہ میں نماز کی تحریص کے طور پر باندھا ہے اور وہ بھی آج کے حالات کے اوپر پوری طرح اطلاق پاتا ہے شیطان کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔

وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ

کہ بعض ایسے دور آتے ہیں کہ شیطان پوری کوشش کرتا ہے کہ تمہیں خدا کے ذکر سے اور نماز سے غافل کرے یا ان کے رستے میں روک بن جائے نماز پڑھنے سے روک دے تمہیں فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ۔ اے میرے بندو کیا تم رک جانے والے لوگ ہو تم؟ کیا جب نماز پڑھنے سے تمہیں زبردستی روکا جائے گا۔ میری عبادت سے

روکا جائے گا

تو تم رک جاؤ گے؟ کتنا عظیم الشان چیلنج ہے اور کتنا خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم کیا ہے ناز فرمایا ہے۔ یہ مضمون ناز کا مضمون ہے شیطان کے لئے چیلنج ہے۔ دراصل فرمایا کہ تم زور لگا لو میرے بندوں کو نماز سے روکنے کے لئے یہ رُکنے والے لوگ نہیں جو میرے بندے ہیں اور نماز سے رُک نہیں سکتے۔

پس آجکل پاکستان میں خصوصیت کے ساتھ آیت کا یہ پہلو بھی رائج ہے اور دوسرے ذرائع سے شیطان جو روکتا ہے اس کے علاوہ کھلم کھلا روکا جا رہا ہے۔ شیطان کے لئے ایک چیلنج ہے کہ تم زور لگا لو اور احمدیوں کو خدا کا ناز اُبھار رہا ہے خدا کی توقعات جو احمدیوں پر ہیں وہ ان کو انگیخت کر رہی ہیں اُبھار رہی ہیں اس کام کے لئے اور وہ توقع رکھتی ہیں کہ جو پہلے نہیں بھی پڑھتے تھے اب اس ضد میں ضرور پڑھیں گے کہ چونکہ شیطان روک رہا ہے نماز سے اس لئے ہم نے ضرور پڑھنی ہے وہ

ہوتا کون ہے

خدا اور ہمارے درمیان حائل ہونے والا۔

پس یہ دونوں پہلو آج جب پوری قوت کے ساتھ عمل پیرا ہیں اس وقت اگر کچھ لوگ نمازوں سے محروم اور خالی ہاتھ نکل گئے تو اس سے زیادہ محرومی تصور نہیں ہو سکتی۔ پس وہ فتح جس کی تیاری کی تمنا آپ رکھتے ہیں اس کا علاج بھی نماز ہی بتایا ہے کیونکہ یہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی جب تک نماز کے اوپر صبر کے ساتھ آپ قائم نہیں ہوں گے اور نماز کا علاج یہ حالات ہیں جن حالات میں آپ کے دل میں یہ تمنا پیدا ہو رہی ہے کیسا عظیم الشان مربوط مضمون ہے۔ فرمایا یہی موقعہ ہے تمہارے لئے آج جب ترس رہے ہو فتح کو تو اس کو اب ایسی قدروں میں تبدیل کر دو جو ہمیشہ زندہ رہنے والی قدریں ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے تمہیں زندہ کرنے والی قدریں ثابت ہوں گی اور وہ ہے

عبادت کی محبت

نماز سے گہرا تعلق اس پر خود کھڑے ہو جانا اور اس پر دوسروں کو کھڑے کر دینا اور جو دوسروں کو کھڑا کر دینے والا مضمون ہے وہ بھی صبر کو چاہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا کہ اپنے اہل کو نمازوں کی تلقین کیا کرو لیکن اس پر پھر صبر کے ساتھ قائم ہو جاؤ۔ صبر کا مضمون صرف دکھ سے تعلق نہیں رکھتا کہ کوئی دکھ دے تو اس کو برداشت کر لیا جائے۔ عربی میں صبر کئی مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اگر عرب کسی گھوڑے کو یا کسی جانور کو [illegible] کا پابند کر دیتے تھے تو اس کے لئے بھی صبر کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔ صبر کا فعل استعمال کرتے تھے کہ ہم نے اس جانور کو صبر کر دیا ہے یعنی ایسی حالت میں رکھ دیا ہے کہ جہاں اُسے صبر کرنا ہی پڑے گا۔ پھر صبر کا مضمون آقا کی نسبت سے غلام کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آقا نے جو پابندیاں لگائی ہیں غلام ان پابندیوں میں پابند ہو جائے اور ان

پابندیوں سے باہر

نکلنے کا کوئی تصور اس کے لئے نہ رہے پھر صبر کا مضمون اس بات سے بھی تعلق رکھتا ہے کہ جبر کیا جائے اور انسان نہ بولے صبر کا ایک معنیٰ خاموش ہے مگر ایسی خاموشی جبکہ ٹارچر کر کے تکلیفیں دے کر کوئی بات نکلوانے کی کوشش کی جا رہی ہو اور کوئی آدمی خاموش رہے اور صبر کا ایک مضمون بولنے سے بھی تعلق رکھتا ہے کہ جب بات کرنا گناہ بنا دیا جائے۔ جب بات پر پہرے بٹھائے جا رہے ہوں اس وقت ضرور بولے چنانچہ قرآن کریم نے اسی مضمون کو اس طرح بیان فرمایا وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وہاں خاموشی سے تعلق نہیں ہے اس مضمون کا بلکہ قوتِ نطق سے تعلق ہے قوتِ گویائی سے تعلق ہے فرمایا کہ وہ لوگ حق کے ساتھ حق بات کرتے ہیں غلط بات نہیں کہتے مگر

حق کی بات

کہنا ان کا حق بن جاتا ہے اور وہ اس حق کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑتے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ جمتے جاتے ہیں اس بات کو لوہ کہتے ہی چلے جاتے ہیں تو بہت وسیع معانی ہیں اس لفظ صبر میں۔

چنانچہ نماز سے پہلے خود نماز سیکھنے کے لئے صبر کا مضمون چلا کر دیا تو اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اور دوسروں کو نماز سکھانے کے لئے بھی صبر کا مضمون بیان فرما دیا کہ تم مستقل مزاجی کے ساتھ چمٹ جاؤ اور اس عادت کو پھر چھوڑو نہیں کہتے چلے جاؤ کہتے چلے جاؤ پھر جا کے تمہیں مقصد حاصل ہوگا تو نماز کے اس پہلو کے لحاظ سے نہ صرف پاکستان میں جہاد کی ضرورت ہے بلکہ ساری دنیا میں ضرورت ہے کیونکہ وہ آیت کا ٹکڑا جو میں نے سنایا ہے آپ کو پڑھ کے یَصُدَّکُمْ

ارشادِ نبوی ﷺ

مَا مِنْ شَیْءٍ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (ابوداؤد)

(ترجمہ)

خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے خلق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی

منجانب اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی و مہاراشٹرا

عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ۔ اس سے پہلے مضمون یہ بیان ہو رہا ہے کہ تمہیں جوئے بازیوں اور دوسری عیاشیوں میں مبتلا ہو کر خمر وغیرہ میں مبتلا کرکے شیطان تمہیں خدا سے دور لے جانا چاہتا ہے آپس میں لڑانا چاہتا ہے۔ ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ اور سب سے بڑا مقصد

آخری مقصد

شیطان کا یہ ہے کہ تمہیں نماز سے باز رکھے یصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون۔ تو جہاں ظاہری صورت میں نہیں ہے وہاں لالچ اور حرص کی صورت میں ہے یہ بھی شیطان کی طرف سے ایک جبر لیکن کئی قسم کی کھیلیں ہیں یہاں کئی قسم کی دلچسپیاں ہیں۔ ٹیلی ویژن ہے اور عیاشی کے ذریعے ہیں آرام کے ذرائع ہیں بہت سے۔ ریڈیو عام ہے گانے عام ہیں اتنے ذی ہوش طریقے ہیں توجہ کو بانٹنے کے ذریعے ہیں خدا تعالیٰ کے ذکر سے کہ یہاں شیطان اور رنگ میں جولانی دکھا رہا ہے اور یہ جولانی بعض دفعہ اس سے سخت ثابت ہوتی ہے جیسی کہ آجکل پاکستان میں دکھائی دے رہی ہے کیونکہ وہاں لازماً

کھلے کھلے حملے

کے نتیجہ میں غیرت جوش میں آتی ہے مومن کی فھل انتم منتھون کا مضمون کھل کر سامنے آجاتا ہے اور یہاں یہ مضمون مخفی رہتا ہے۔ یہاں جب شیطان چوری کی طرف بلاتا ہے چوری چوری اپنی طرف بلاتا ہے تو آپ کو خود بھی پتہ نہیں ہوتا کہ خدا سے باز رکھنے کے لئے آپ کو چیلنج کیا جا رہا ہے۔ اس لئے مقابل پر جو دفاعی قوتیں غیرت اور حمیت کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہیں وہ مخفی رہ جاتی ہیں وہ خفتہ رہ جاتی ہیں۔ بہت زیادہ خطرات ہیں اس لحاظ سے تو تمام مغربی سوسائٹی میں بھی اس جہاد کی بڑی شدید ضرورت ہے اور پھر ان علاقوں میں جہاں افریقہ ہے مثلاً جہاں کی قوموں کو ایک لمبے عرصے تک

روحانیت کی پیاس

ہے اور چونکہ ان کو دولت نہیں ملی ان باتوں کی اس لئے ان کی توجہ ڈالنا ایک بڑی مشکل کا کام ہے روحانیت کی پیاس ہے یعنی وہ مذہبی ہیں۔ میں جب کہتا ہوں روحانیت کی پیاس ہے تو میری مراد یہ ہے کہ آخر ایک مشرک بھی شرک میں پرستش دکھاتا ہے اور ایک بت پرست آدمی جو توہمات کی دنیا میں خوب دلچسپی لیتا ہے یہ ساری اس کی پیاس کی علامتیں ہیں۔ افریقہ اس لحاظ سے بہت ہی پیاسا ہے کیونکہ بنیادی طور پر افریقن مذہبی ہے اور مذہب کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے افریقہ میں عیسائیت بھی بڑی تیزی سے پھیلی ہے اور سب سے زیادہ وہاں اسلام کی طلب اور اسلام کی گنجائش ہے کیونکہ افریقہ کی عادۃً فطرۃ جو ابھی دنیا کی تیزی (Hastiness) سوچوں سے خود بھی پیچیدہ نہیں ہو سکی ابھی تک اس میں کجی نہیں آئی اس کو اسلام سے زیادہ صاف ستھرا مذہب اور کوئی نظر آتا نہیں سکتا جب وہ مقابلہ کرتا ہے افریقن قوموں کی فطرت ابھی تک اتنی سیدھی ہے کہ وہ اسلام کے سیدھے رستے پر جانے کے لئے

طبعاً تیار

پاتا ہے اپنے آپ کو اس لئے وہاں اس لحاظ سے فائدہ بھی ہے ایک ایڈوانٹیج بھی کہ کہتے ہیں تو نسبتاً سہولت سے ملا تو لیکن افریقہ کو تو وہاں اس پہلو سے احمدیت کے لئے کام کی گنجائش ہے مگر آغاز کی گنجائش ہے تنظیم کے آغاز کی کام کو آگے بڑھانے کے لئے کچھ روکیں پیدا ہوں گی وہاں کے حالات وہاں کے جنگلات رستوں پر پہنچ

کی شہوت دولت کی بدامنیاں ہر جگہ پہنچنے کے لئے ذرائع میسر نہیں ہیں ذرائع میسر ہیں تو آجکل بدقسمتی سے دنیا کی بڑی طاقتوں کی آپس کی چپقلش نے سارے افریقہ کا امن برباد کر رکھا ہے اور جہاں بظاہر امن نظر آرہا ہے وہاں بھی حالات بہت ... ہو چکے ہیں تو ان حالات میں وہاں احمدی مبلغین کے لئے اور قسم کی مشکلات شیطان نے پیدا کر دی ہیں ایک بھی جگہ آپ کو دنیا میں نظر نہیں آتی جہاں خدا کی راہ میں شیطان نے روڑے نہ اٹکا رکھے ہوں ایک بھی جگہ آپ کو ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں شیطان مخفی طور پر یا کھل کر حملہ نہ کر رہا ہو عبادتوں پر اس لئے ہمہ گیر جہاد کی ضرورت ہے جماعت احمدیہ کے لئے کہ وہ عبادتوں کو قائم کرنے نماز کو قائم کرنے ہر جہت میں قائم کرنے اس مضمون کو آگے بڑھانے اس میں وسعت پیدا کرنے اس میں رفعت پیدا کرنے اور اس میں گہرائی پیدا کرنے کی

پوری کوشش

کرے گی۔

(باقی مسلسل صٖ پر)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

سال ۱۹۸۶ء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب مطالعہ کے لئے رکھی گئی ہیں۔ قائدین کرام خدام کو ان کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں اور جو خدام باقاعدہ مطالعہ کریں ان کے نام ایک رجسٹر میں درج کئے جائیں۔

دوران سال سہ ماہی مطالعہ کے لئے درج ذیل کتب مقرر ہیں:

- نبوت تا صلح (جنوری) اسلامی اصول کی فلاسفی نصف اول
- تبلیغ تا شہادت (فروری تا اپریل) اسلامی اصول کی فلاسفی نصف آخر
- ہجرت تا وفا (مئی تا جولائی) کشتی نوح
- ظہور تا اخاء (اگست تا اکتوبر) الوصیت

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین کرام!

- کیا آپ نے فارم تجنید خدام و اطفال پُر کرکے ارسال کر دیا ہے؟
- کیا آپ نے فارم ... بجٹ خدام و اطفال پُر کرکے ارسال کر دیا ہے؟
- کیا آپ نے ماہ نومبر و دسمبر ۸۵ء کی ماہانہ کارگزاری خدام و اطفال دفتر مرکزیہ کو ارسال فرما دی ہے؟ اگر نہیں تو توجہ فرمائیں (معتمد مجلس مرکزیہ)

هُوَ النَّاصِر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
کراچی میں
آر وف جیولرز
۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر ۶۱۷۰۲۹۱

یہ چند لفظوں میں جو میں نے مضمون بیان کیا ہے یہ اتنا مشکل ہے اتنا وسیع ہے اتنا محنت طلب ہے اتنا صبر چاہتا ہے کہ محض چند فقروں میں سُن کر یہ مضمون آپ پوری طرح سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس میں دقتیں کیا کیا ہوں گی سب سے بڑی مشکل سب سے بڑی دقت یہ میں محسوس کرتا ہوں ہر جگہ یہ میں نے دیکھی ہے کہ صبر کم ہے اور اس لئے قرآن کریم بار بار صبر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ایک نصیحت کی جاتی ہے اور بظاہر وہ سُننے کے بعد طبیعتوں میں ایک بڑا

نمایاں ولولہ

دکھائی دینے لگتا ہے بظاہر وہ سُننے کے بعد دلی ارادے باندھتے ہوئے نظر آتے ہیں اور دماغ تائید کرتا ہے کہ ہاں یہ ہونا چاہیئے مگر چند دن کے اندر اندر وہ ارادے بھی سو جاتے ہیں۔ وہ دل کے ولولے بھی بیٹھ جاتے ہیں۔ عام سی کیفیت ہو جاتی ہے ہاں یہ ہوتا رہتا ہے پھر ایک آواز پڑے گی پھر ایک کوشش کریں گے اور وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا کا مضمون پھر اس وقت سمجھ آتا ہے کہ کیا معنی رکھتا ہے کیا عظیم الشان کلام ہے۔ ایسی گہری تفصیلات پر نظر رکھنے والا خدا ہے کہ بظاہر ایک آرام سے حکم دے دیتا ہے چھوٹا سا اور معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کیا ہے بچوں کو نماز کے لئے ہی کہنا ہے ناوہ ہم کہہ دیں گے لیکن فرمایا وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا خبردار

یاد رکھنا

یہ آسان کام نہیں ہے مستقل مزاجی کے ساتھ روزانہ کہتے چلے جانا بہت ہی مشکل کام ہے ویسے ہی طبیعت تھک جاتی ہے۔ ایک بات کہتے کہتے۔ اور پھر روزانہ اپنے بچوں پر نظر رکھنا اور ان کو سوتے ہوئے رحم کی نگاہ سے دیکھنا ان معنوں میں کہ اُن کے آرام میں خلل ہوں اور یہ ان پر رحم ہو رہا ہے یہ کوئی آسان بات تو نہیں اپنی بیویوں کو ہمیشہ توجہ دلاتے رہنا بار بار ان پر نظر رکھنا اور پھر روزانہ اس کام میں مشغول رہنا یہ اتنا مشکل کام ہے آپ کر کے دیکھیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ کیوں قرآن کریم نے اس کی طرف توجہ دلائی ہے اور نظام جماعت کے مختلف حصوں

مختلف تنظیموں سے

میرا بڑا گہرا تعلق رہا ہے بچپن میں اطفال میں پھر خدام الاحمدیہ میں پھر انصار اللہ میں اور خصوصاً نماز کے معاملے میں خدا تعالیٰ مجھے توفیق فرماتا رہا ہے کہ ہر جگہ کچھ نہ کچھ کوشش کروں اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ ہمارے اچھے سے اچھے کارکن بھی صبر کے لحاظ سے ابھی بہت زیادہ محروم تو نہیں کہنا چاہیئے مگر ان میں گنجائش بہت موجود ہے کہ وہ اس کی حالت کو بہتر کریں۔ صبر ان معنوں میں کہ مستقل مزاجی بھی صبر کا ایک حصہ ہے صبر کا مضمون بہت وسیع ہے تو استقلال کے لحاظ سے بہت ابھی کمی واقع ہے ہمارے اچھے اچھے کارکن بھی اچھا کام جوش کے ساتھ چند دن کر لیتے ہیں اور اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ تھک کر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور نماز وہ آخری چیز ہے جس سے آپ کو تھکنا چاہیئے مطلب یہ ہے کہ اس میں آپ کو تھکنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ تمام قرآن کریم میں سب سے زیادہ زور نماز پر ہے تمام قرآن کریم میں زکوٰۃ سے پہلے صلوٰۃ ہے اور زکوٰۃ کا مضمون بھی پھر آگے بہت وسعت اختیار کر جاتا ہے۔ اس کی طرف انشاء اللہ آئندہ توجہ دلاؤں گا لیکن ہر ایمان کے بعد سب

سے پہلے صلوٰۃ

کا ذکر ہے۔ اور تمام دُنیا کے مذاہب میں جہاں کہیں بھی کوئی مذہب آیا ہے قرآن کریم کے بیان کے مطابق نماز پر ہر نبی زور دیتا رہا ہے نماز حفاظت کرتی ہے نماز ایک ساتھ رہنے والا مربی ہے۔ جس شکل میں بھی کسی قوم نے کبھی خدا کی عبادت کی تھی ہر نبی نے سب سے زیادہ اس عبادت پر زور دیا تھا۔ اور یہ ہی مقصود مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ میں نے تو جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی نہیں کیا سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور

عبادت کا معراج

نماز ہے یعنی عبادت کی جو رسمی شکل ہے۔ ظاہری یہ نماز ہے اور اس کو پھر قائم کر کے پھر اس کو بھرنا ہے ہم نے کئی طریق سے اس پر غور کرنا ہے کہ کس طرح ان میں زیادہ حُسن پیدا کرنا ہے سمجھانا ہے ابھی تو آپ میں سے شائد آپ کو کبھی خیال نہ آیا ہو لیکن اکثریت ایسی ہے جن کو یہ نہیں پتہ کہ میرے بچوں کو نماز ترجمے کے ساتھ آتی بھی ہے کہ نہیں اور نہ پتہ ہے نہ خیال آیا ہے اور بعض لوگ دوسروں کو ڈھونڈتے ہیں جن کو خیال آتا ہے وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارے پاس کوئی نماز سکھانے کا انتظام نہیں ہے اس لئے کہ مربی بھیجا جائے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مربیوں کا کام ہے نماز سکھانا اور پڑھانا حالانکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ والدین کا کام ہے گھر سے شروع کرو اور پھر مستقل مزاجی کے ساتھ نماز کو قائم کر کے دکھاؤ وہاں یہ عجیب سوال ہوتا ہے میں حیرت سے دیکھتا ہوں اگر تمہیں خود نماز نہیں آتی تو پہلے اپنی فکر کرو بچوں کی کیا بات شروع کی ہے پہلے تو خود نماز سیکھو اور اگر خود نماز آتی ہے تو مربی کا کیا انتظار کرتے ہو جو

اولین مقصد ہے

انسانی تخلیق کا اس مقصد سے محروم ہو رہے ہو محروم رہ رہے ہو اور انتظار کر رہے ہو کوئی آئے گا تو ہمیں سکھا دے گا اتنے مربی نہ جماعت کے پاس ہیں نہ یہ ممکن ہے کہ مربی دوسرے سارے کام چھوڑ دیں بیٹھیں پڑھائیں اگر وہ سارے کام دوسرے چھوڑ دیں اور یہی کام شروع کر دیں تو تب بھی وہ پورے نہیں ہوں گے اس لئے قرآن کریم بڑا حکیمانہ کلام ہے وہ واقعاتی بات کرتا ہے صرف خیالی اور فرضی بات نہیں کرتا یہ ذمہ داری مربی پر نہیں ڈالی بلکہ ہر خاندان کے سربراہ پر ڈالی ہے کہ تم کوشش کرو تمہاری ذمہ داری ہے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی یہی بتایا بڑی خوبیوں کا مالک تھا وہ اپنی اولاد کو اپنے اہل و عیال کو مستقل مزاجی کے ساتھ نماز کی توجہ دلاتا رہتا تھا۔

پس جماعت احمدیہ میں سب سے اہم اس وقت کام عبادت کو قائم کرنا ہے نماز کو نہ صرف قائم کرنا ان معنوں میں کہ ظاہراً کوئی شروع کر دے بلکہ اس کے اندر مغز کو روح کو بھرنا ہے اور جب تک بچپن سے

نماز کا ترجمہ

ساتھ نہ سکھایا جائے اس وقت تک نماز کے معانی انسان نماز پڑھتے ہوئے اپنے اندر جذب نہیں کر سکتا ایک غیر زبان ہے ہم سوچتے اپنی زبان میں ہیں اور غیر زبان اگر سیکھ بھی لیں تب بھی عملاً ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کر رہے ہوتے ہیں سوائے اس کے کہ بعد میں بہت مہارت پیدا ہو جائے ورنہ شروع میں ہر انسان جو غیر زبان سیکھتا ہے وہ بولتے ہوئے بھی سُنتے ہوئے بھی ساتھ ساتھ تیزی سے اس کا ترجمہ کر رہا ہوتا ہے انسانی کمپیوٹر خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ بعض دفعہ محسوس نہیں ہوتا مگر عملاً یہ ہو رہا ہوتا ہے اس زبان میں پہلی دفعہ خود سوچنا یہ بہت مہارت کے بعد آتا ہے اس لئے نماز پڑھنے والوں کی بھی کئی قسمیں اس پہلو سے بن جاتی ہیں کچھ وہ ہیں اور ایک بہت بڑی تعداد ہے جن کو آتا ہی نہیں نماز کا ترجمہ اگر ان کو ترجمہ ہی نہیں آتا تو بیچارے سوچیں گے کیا پھر وہ ہیں جن کو ترجمہ آتا ہے لیکن جب تک پہلے عربی پڑھ کر پھر ساتھ اس کا ظاہراً ترجمہ نہ کریں

دماغ میں دُہرائیں

نہ پوری بات کو اس وقت تک ان کو سمجھ ہی نہیں آتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور جن کو نماز آتی ہے ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اتنا وقت نہیں دیتی نماز پڑھتے ہیں اور بغیر محسوس کئے کہ جو میں نے نماز پڑھی ہے اس

کا ترجمہ محسوس کیا ہے کہ نہیں مثلاً اس میں سے گزر جاتے ہیں اور پھر کچھ اور ہیں جن کو مہارت ہو جاتی ہے ساتھ ساتھ ترجمہ خود بخود جذب ہونے لگ جاتا ہے۔ لیکن ان کی توجہ بکھر جاتی ہے نماز کے بعد بہت سے خلاء کے رہ جاتے ہیں جہاں توجہ اکھڑ گئی تھی تو یہ ساری باتیں جو کسل کی حالت ہے اور بہت سی باتیں ہیں یہ نماز کی کوالٹی پر اس کی تعلیم پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔ اس نے اگر سو فیصدی بھی ایک جماعت نمازی ہو جائے اور پانچ وقت کی نمازی ہو جائے بلکہ

تہجد بھی پڑھنا

شروع کر دے تب بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے ظاہری نظر سے کہ نماز قائم ہو گئی ہے یا نہیں ہوئی کیونکہ اور بہت سے مراحل ہیں لیکن آغاز بہرحال ترجمے سے ہوگا یعنی اس کے اندر مغز پیدا کرنے کے لئے ترجمہ پہلے سکھائیں گے تو پھر دیگر امور کی طرف متوجہ کر سکیں گے۔ ترجمہ سکھانے کے لئے باہر کی دنیا دی میں اور بھی بہت سے ذرائع موجود ہیں مثلاً

ویڈیو عام ہے

اوڈیو کیسٹس ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بچوں کو ترجمہ سکھانے کے لئے ماں باپ کا ذاتی تعلق ضروری ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ویڈیو کے اوپر آپ بنا دیں اور ہم اپنے بچوں کو پکڑا دیں گے اور بے فکر ہو جائیں گے کہ ان کو نماز آنی شروع ہو گئی۔ یہ درست نہیں ہے عبادت کا تعلق محبت سے ہے اور محض رسمی طور پر ترجمہ سکھانے کے نتیجہ میں عبادت آئے گی کسی کو نہیں وہ ماں باپ جن کا دل عبادت میں ہو جن کو نماز سے پیار ہو جب وہ ترجمہ سکھاتے ہیں بچے سے ذاتی تعلق رکھتے ہوئے بچہ اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ان کے دل کی گرمی کو محسوس کر رہا ہوتا ہے ان کے جذبات سے اس کے اندر بھی ایک ہیجان پیدا ہو رہا ہوتا ہے وہ اگر نماز سکھائیں تو ان کا نماز سکھانے کا انداز اور ہوگا۔

چنانچہ بہت سے قادیان کے زمانے میں مجھے یاد ہے بہت سے

نیک لوگ

اس طرح ماؤں کی گودمیں نیک بنے اُن کو ماؤں نے بڑے پیار و محبت سے نمازیں سکھائی ہیں اور ہمیشہ کے لئے ان کی یادیں ان دلوں میں ڈوب گئی ہیں اور جم گئی ہیں وہاں۔ ان کے خون میں بہنے لگی ہیں ایک فطرت ثانیہ بن چکی ہیں۔ کجا وہ نمازیں جو اس طرح سیکھی گئی ہوں کجا وہ جو ویڈیو پر آرام سے بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور خیال یہ بھی تڑپا رہا ہے یہ ختم ہو تو ہم اپنی دلچسپی کا فلاں پروگرام دیکھیں فلاں ڈرامہ شروع کر دیں۔ فلاں کھیل دیکھنے لگ جائیں۔ دونوں چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے محض فرضی باتوں کے اوپر اپنے آپ کو خوش نہ کریں ہر احمدی کو خود نماز کے معاملے میں کام کرنا پڑے گا تب وہ نسلیں پیدا ہونگی جو نمازی نسلیں ہونگی خدا کی نظر میں پس آئندہ نسلوں کے اعتبار سے دیکھیں تو تب بھی جیسا کہ میں نے آیت کریمہ آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی تھی۔ یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ ہر جان کو خدا متنبہ کر رہا ہے تم نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے حدیث نبوی کا مضمون اسی آیت سے تعلق رکھتا ہے قیامت کی پوچھ رہے ہو لیکن تیاری کیا کی ہے اپنے نفس کو تیار پاتے بھی ہو؟

پس آج بھی یہی ہے سوال جو سب سے اہم سوال ہے کہ تم نے آنے والے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے کن اولادوں کو آگے بھیجو گے اور وہ کیا خدا کی عبادت گزار نسلیں ہونگی یا عبادت سے غافل نسلیں ہونگی۔ نئے آنے والے مہمانوں کے لئے تم نے کیا تیاری کی ہے جو جوق در جوق احمدیت میں داخل ہونگے اگر بے نمازی ماحول میں داخل ہونگے تو وہ بھی بے نمازی بن جائیں گے۔ اگر ایسے نمازیوں میں داخل ہونگے جو کھوکھلی نمازیں پڑھنے والے ہیں اور ریاکار ہیں تو وہ بھی کھوکھلی نمازیں پڑھیں گے اور ریاکار بن جائیں گے اس لئے خاشعون جو نمازی ہیں وہ نمازی پیدا کرنے ضروری ہیں اور اگر خاشعون نہیں بنیں گے آپ تو پھر نمازیں آپ پہ ہمیشہ بھاری رہیں گی اور وہ بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے آج نہیں تو کل وہ بوجھ گر جائے گا آپ نہیں تو آپ کی

اگلی نسل

اس بوجھ کو پھینک دے گی۔ پس اس لئے ضروری ہے کہ نماز کو گہرا کیا جائے۔ اس میں خشوع پیدا کیا جائے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ تو ابھی بہت بعد کی منازل میں پہلی منزل یہی ہے ایک لحاظ سے کہ جب خشوع کے حالات پیدا ہو جائیں تو پھر نمازیں آسان ہونے لگ جاتی ہیں اور بعد کی منزل ہے اس لحاظ سے کہ اپنے بچوں کی آپ نے جب تربیت کرنی ہے تو ان کو خشوع کے مقام تک پہنچانے کے لئے آپ کو بہت محنت کرنی پڑے گی اور ذاتی تعلق رکھنا پڑے گا ذہنی قابلیتوں کو استعمال کرنا پڑے گا۔ ذاتی تعلقات کو استعمال کرنا پڑے گا تب جا کر آئندہ آنے والی نسلیں آپ کی

سچی نمازی

بن سکیں گی۔ پھر افریقہ میں یا دوسرے ممالک میں جہاں آج بھی بکثرت جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں وہاں بہت سے مربی بنانے پڑیں گے جو احمدی پہلے ہو چکے ہیں جن کی پہلے تربیت ہے ان کو آپ استعمال کریں اپنی مدد کے لئے اس کام کے لئے بھی تیار کریں اور افریقہ کے مزاج کی سادگی جو ہے اس کے اندر ایک خاص حسن پایا جاتا ہے۔ بہت سی دوسری قومیں اس حسن سے عاری ہو چکی ہیں آج کل کی مصنوعی زندگی کے نتیجے میں لیکن افریقہ کی سادگی میں وہ حسن ہے وہ جو بات مانتے ہیں جب تو پھر پوری اطاعت کے ساتھ فرمانبرداری کے ساتھ مانتے ہیں پوری طرح سے تعاون بھی کرتے ہیں بہت ہی پیاری سادگی ہے اس قوم میں اس سے مبلغ استفادہ کریں اور ان کو سمجھائیں اور سکھائیں تو یہ وہ بڑے پُر جوش معلم بنتے ہیں آگے

افریقن مزاج

میں ایک یہ بھی خوبی ہے کہ پھر وہ اچھی بات کو وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کے ساتھ ادا کرتا ہے چپ نہیں ہوتا پھر جب اس کو ایک اچھی بات سکھا دیں تو وہ کہتا چلا جاتا ہے اس لئے وہاں خدا تعالیٰ نے آپ کو جہاں بعض کمزوریاں پائی جاتی ہیں وہاں بعض قوتیں بھی تو پائی جاتی ہیں خدا تعالیٰ آپ کو ان قوتوں کی طرف متوجہ فرماتا ہے اُن سے فائدہ اُٹھاؤ کوئی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کمزوریوں کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے کچھ قوتیں نہ رکھ دی ہوں جو کمزوریوں سے مقابلے کے لئے آپ کو نئی طاقتیں عطا کر سکتی ہیں۔

پس میرا آج کا خطبہ صرف اسی موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جب میں نے کہا

جماعت کی تنظیمیں

تو خصوصیت سے انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ یہ تینوں میرے سامنے تھیں جماعت احمدیہ کا اصل بنیادی نظام کا ڈھانچہ تو صدارت یا امارت کا نظام ہے لیکن اس قسم کے کاموں میں جہاں ایک Shoot [illegible] پر کام کرنے ہوتے ہیں یعنی جیسے ایک عظیم جنگ میں مصروف ہو جائے کوئی قوم وہاں ان تنظیموں کے اندر اگر بانٹ دیا جائے اس کام کو تو زیادہ عمدگی کے ساتھ زیادہ تفصیل کے ساتھ نظر رکھتے ہوئے یہ کام آگے بڑھتے ہیں اس لئے یہ تین جو نظام ہیں جماعت کے ذیلی تنظیمیں ان کو میں خصوصیت کے ساتھ مخاطب ہوں کہ یہ اپنے اپنے دائرے میں بہت محنت اور بہت کوشش کریں ماؤں پر بہت بڑی ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بہنوں پر بھائیوں پر یعنی خاندان کے اندر والدین پر اس لئے کہ وہ جواب دہ ہے آخری صورت میں خدا کے سامنے یہ خاندانی یونٹ جو ہے یہ کسی نہ کسی تنظیم سے تعلق

رکھتا ہے اس لئے اگرچہ جیسا کہ قرآن نے فرمایا ہے آخری کارخانہ نماز کے قیام کا خاندان ہی ہوگا لیکن اس کارخانے تک پہنچنے کے لئے اسے بیدار کرنے کے لئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں پس لجنہ عورتوں کو تو متوجہ کرے اور آخری نظر اس بات پر رکھے کہ اپنی تمام کے اندر نماز کو قائم کرنے کی ذمہ داری اہل خانہ کی ہے اور عورتوں سے کہیں کہ آپ ہم سے سیکھیں اور پھر اپنے

بچوں کو سکھائیں

اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اپنی بیٹیوں کو بار بار پانچ وقت نماز کی طرف متوجہ کرتی رہیں جو گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں نماز کے وقت اور مسجد قریب ہے یا عبادت کرنے کی جگہ جو بھی ہو وہ قریب ہو عورتیں اٹھائیں اُن کو کہ ٹھیک ہے کھانا تیار ہوگا لیکن تم نماز پڑھنے جاؤ واپس آؤ پھر آرام سے بیٹھیں گے بچوں کو تیار کریں اور جو گھر کی بیٹیاں ہیں ان پر نظر رکھیں والدین میں سے باپ کی اوّل ذمہ داری ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مگر بیٹیوں کے معاملے میں باپ کے لئے کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ اس کو یہ نہیں پتہ لگتا کہ کب اُس نے پڑھنی ہے کب نہیں پڑھنی اس لئے جب تک ماں مدد نہ کرے اس وقت تک باپ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا اور بھی بہت سے مسائل ہیں نماز سے تعلق رکھنے والے جو ماں سکھا سکتی ہے۔ اس لئے لجنہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ عورتوں کو سنبھالے اور بچیوں کو سنبھالے اور گھر کے اندر ان کو طریقہ بتائے کہ کس طرح تم نے اپنے گھر میں

نماز کو قائم کرنا

ہے یہ بالکل الگ بات ہے ایک اور بات آپ کے ذہن میں جو آسکتی ہے وہ یہ کہ لجنہ نماز کی تلقین کرنا شروع کر دے کہ نمازیں پڑھا کرو میں یہ نہیں کہہ رہا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ لجنہ گھروں میں نماز کو قائم کرنے کے طریقے سمجھائے اور مستورات کو یہ بتائے کہ تم نے کیا مدد کرنی ہے سوسائٹی کی نماز کے قیام کے سلسلہ میں اور پھر یہ رپورٹیں لے کہ وہ کس حد تک نماز کو اپنے گھروں میں قائم کرنے میں کامیاب ہو چکی ہیں یہ ذمہ داری ڈال رہا ہوں اور اسی طرح خدام نوجوانوں کو یہ تلقین کریں کہ تم نماز میں آؤ بلکہ یہ تلقین کریں کہ تم خود بھی آؤ اور اپنے

بھائیوں کو بھی نماز پر

قائم کرو اور اپنے والدین کو بھی نماز پر قائم کرنے کی کوشش کرو کیونکہ بعض جگہ ایسا بھی ہو رہا ہے کہ اتنا یعنی بظاہر مضمون اُلٹا جاتا ہے لیکن ہو رہا ہے کہ بعض بچے مجھے خط لکھتے ہیں نوجوان کہ ہمیں بہت تکلیف ہے ہمارے والد صاحب نماز نہیں پڑھتے اور ہم بہت سمجھاتے ہیں لیکن وہ باز نہیں آرہے نماز کی ان کو عادت ہی نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو خط لکھیں چنانچہ ایک بچے نے بڑی درد سے مجھے خط لکھا اور میں نے پھر واقعتاً اس کو خط لکھا اور پھر مجھے بڑی خوشی ہوئی یہ سُن کر وہاں کی امارت کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ اس خط نے اثر دکھایا اور اس نے

نماز شروع کر دی

خدا کے فضل سے تو ایسے نوجوان اگر بے قرار ہوں اپنے ماں باپ کو نماز پڑھانے کے لئے بہت بڑا کام کر سکتے ہیں اور دُعا تو مانگیں گے تو اس سے بہت غیر معمولی فائدہ پہنچے گا۔ دُعاؤں کی تحریک کریں گے دوسروں کو اس سے بھی خدا کے فضل سے فائدہ پہنچے گا۔ اور انصار کو یہ توجہ دلانی چاہیئے اپنے ممبران کو کہ تم اس عمر میں داخل ہو گئے ہو جہاں جواب دہی کے قریب تر جا رہے ہو تم دیکھے تو ہر شخص [illegible] جواب دہی کے قریب تر رہتا ہے ایک لحاظ سے لیکن انصار بحیثیت جماعت کے قریب تر ہیں اپنی جواب دہی کے اور جو وقت پہلے گزر چکا اُس کے [illegible] جو رہ گئے ان کو پُر کرنا بھی

اگر شروع کریں تو پھر تو ان کے اوپر دوہرا کام آجاتا ہے وقت کی ذمہ داریاں پوری کریں اور گزشتہ گزرے ہوئے وقت کے خلاء بھی پورے کریں تو ان کو اس طرح بیدار کیا جائے بتا کر کہ ان کو فکر پیدا ہو اپنی ولتنظر نفس ما قدمت لغد کہ یہ ہم پر سب سے زیادہ اطلاق پاتی ہے آیت تمہیں فکر کرنی چاہیئے کل کے لئے تم نے کیا آگے بھیجا ہے اور وہاں غد کے معنی روز قیامت بن جائے گا وہاں غد کے معنی سوال جواب اور

محشر کا وقت

بن جائے گا اس لئے ان کو بیدار کریں، بلائیں جگائیں کہیں تم اپنے گھروں میں نمازیں قائم کئے بغیر آنکھیں بند کر گئے تو کتنا حسرت ناک انجام ہوگا تمہارا بے نمازی نسلیں جو اپنے مقصد سے عاری ہیں جن کو خدا نے پیدا کسی اور غرض کے لئے کیا تھا کسی اور طرف رُخ اختیار کر چکی ہیں وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہو کیا رہا تمہارے ہاتھ میں اور خود خالی ہاتھ جا رہے ہو وہاں کوئی بھی تمہارے پاس پیش کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں رہا باقی کیا جواب دو گے خدا کو کہ امانت تو نے میرے سپرد کی تھی میں نے ان کو یہ بنا دیا ہے یہ پیچھے چھوڑ کر آیا ہوں تو اس رنگ میں بیدار کریں اور پھر یہ عہد کریں اپنے پروگرام ایسا بنائیں کہ ان کو سونے پھر اب نہیں دینا تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک

معیّن پروگرام

بنا لیں کہ ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ اسی موضوع پر بیٹھا کریں۔ ایک مجلس عاملہ کا اجلاس مقرر ہو جائے ہمیشہ کے لئے آج سے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو اُس دن لجنہ بھی نماز کے اوپر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہو انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں اور یہ فیصلہ کر لیں ہمیشہ کے لئے کہ اب ہم نے ہر مہینے کم سے کم ایک مرتبہ اس موضوع پر بیٹھنا ہے غور کرنا ہے اور جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے نہیں بیٹھ سکتے وہاں دو مہینے مقرر کر لیں تین مہینے مقرر کر لیں مگر جہاں مقرر کریں پھر اس پر قائم رہیں اس پر صبر دکھائیں۔ اور وہ ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ کتنے ہمارے گیننگز ہیں یعنی کتنا ہمیں فائدہ پہنچا ہے اس عرصہ میں کتنے نئے نمازی بنائے کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی کتنوں کو نماز میں لُطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی اور بہت سے پہلو ہیں وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ

اپنا محاسبہ کریں

کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں کر سکے، اگر اس جہت سے اس طریق سے وہ کام شروع کریں گے تو اُمید ہے کہ انشاء اللہ بہت تیزی کے ساتھ ہم اپنے مقصد کی طرف بڑھ رہے ہونگے جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں گے اور جب مقصد کو حاصل کر رہے ہوں گے تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت اور نصرت و ظفر کے خواب جو آپ دیکھ رہے ہیں اُس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ آپ کی حفاظت فرمائے پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ وہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا بھی دن ہوا کرتا ہے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر یہی تو واسطہ دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے رب کو کہ اے خدا یہ تھوڑی سی جماعت میں نے تیار کی تھی تیری عبادت کرنے والوں کی تیری ساری نعمتوں کا پھل ہے یہ اور تو کہتا ہے کہ کائنات کا پھل ہے یہ اگر آج یہ لوگ مارے گئے تو پھر تیری عبادت کرنے والا دُنیا میں کبھی کوئی پیدا نہیں ہوگا اس قسم کی عبادت کرنے والے آپ بن جائیں تو اللہ کے اُس

پاک رسول کی دُعائیں

آپ کو بھی پہنچ رہا ہوں گی وہ خدا کا رسول آج بھی اُس لحاظ سے زندہ ہے آج بھی وہ دُعا آپ کے حق میں خدا کو یہ واسطے دے گی کہ اے خدا اگر یہ عبادت گزار بندے تیرے ہلاک ہو گئے یا ناکام مرگئے تو پھر کبھو تیری دُنیا میں عبادت نہیں کی جائے گی۔ کیسے ممکن ہے پھر کہ آپ کو وہ فتح و ظفر کا دن نصیب نہ ہو۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد نماز عصر بھی جمع ہو گی بعض نئے دوست بھی آئے ہیں اس لئے میں یاد دہانی کرا رہا ہوں سردیوں کے جو دن چھوٹے ہوتے ہیں ان میں نماز جمعہ سے پہلے جو خطبہ دیا جاتا ہے اُس کی وجہ سے اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ عصر کا وقت بیچ میں شامل ہو جاتا ہے اس لئے جب تک یہ دن چھوٹے ہیں اس طرح یہ طریق جاری رہے گا۔

خُدام بھائیوں کے نام

محترم صدر صاحب مجلس خُدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نہایت اہم پیغام

برادرانِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خاکسار نہایت ادب و احترام کے ساتھ اپنے پیارے خدام بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ سال ۸۶-۱۹۸۵ء کی ایک سہ ماہی قریب الاختتام ہے۔ لہٰذا ہمیں سال کے بقیہ حصّے کے لئے اپنے تمام شعبوں کا تفصیلی جائزہ لینا چاہیئے کہ کس شعبے میں ہمارا کام تسلی بخش رہا اور کہاں نقص رہ گیا ہے۔

پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم سب کو دو باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔

اوّل:۔ یہ کہ ہم اپنے نفسوں کی اصلاح کریں اور آپ نے اس ضمن میں حال ہی میں فرض نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔

دوم:۔ دوسری بات جس کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص نظر ہے وہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر خادم داعی الی اللہ بن جائے میدان تبلیغ میں مصروف ہو جائے۔

امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا اور خلافتِ احمدیہ کی خاطر جان و مال و عزت کی قربانی پیش کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ لہٰذا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ ارشادات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم سب کو عملی میدان میں اُتر آنا چاہیئے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب خود بھی نمازوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں اور دیگر بھائیوں۔ بزرگوں بچوں اور مستورات کو بھی ایک منظم شکل میں اس کی طرف توجہ دلائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ماہ میں ایک مرتبہ مجلس عاملہ کا اجلاس خاص نمازوں کی ادائیگی کے متعلق غور کرنے کے لئے رکھا جائے لہٰذا اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

پڑوسی ملک پاکستان میں جس رنگ میں ہمارے احمدی بھائیوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اور انہیں اُن کے جسمانی اور روحانی حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ اُسے دیکھتے ہوئے ہماری ذمہ داریاں بہت حد تک بڑھ گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے خصوصی دُعائیں کریں اور دوسرے یہ کہ اگر پڑوسی ملک کے جابر حکمرانوں نے ہمارے بھائیوں کی آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کو سلب کرنے کی کوشش کی ہے تو ہم اس سے کہیں بڑھ کر اپنے ملک میں تبلیغی کاموں میں مصروف ہوں۔

دیگر ممالک میں تو تبلیغی و تربیتی فرائض کو ادا کرنے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے کئی کئی سالوں کے بعض تو گذشتہ ریکارڈ ٹوٹ چکے ہیں۔ نوجوان ــــ ہاں ہاں وہ نوجوان جو یورپ کی آزاد فضاؤں میں پل رہے ہیں ان کی زندگیوں میں انقلاب آ چکے ہیں۔ اور وہ خود جاگ کر دوسروں کو جگا رہے ہیں۔ لہٰذا آپ سب کی خدمت میں با ادب عرض کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس کا جائزہ لینا چاہیئے اور اگر اب تک ہم پیچھے ہیں تو ہمیں آئندہ آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی دعائیں لینے کی فکر کرنی چاہیئے۔

ذرا سوچیئے ــ

کیا آپ کی جان واقعی آپ کی جان ہے؟

کیا آپ کا مال واقعی آپ کا مال ہے؟

کیا آپ کی عزت واقعی آپ کی عزت ہے؟

نہیں ہرگز نہیں ــــ یہ سب کچھ ہمارے مولیٰ کی عطا ہے اور اگر ہم اُس کی عطا میں سے اُس کی خاطر کچھ حصّہ دے دیں اور اس کے عوض میں بھی لامتناہی اجر کے وارث قرار دیئے جائیں تو یہ کون سا گھاٹے کا سودا ہے!

پس ہر خادم جو ہندوستان کی جس مجلس میں بھی رہتا ہے اُس سے اس عاجز کی درخواست ہے کہ محض للہ مجلس کے امور میں مصروف ہو جائیں۔ اپنی مجلس کے قائد کی سو فیصد اطاعت کریں۔ جماعت کے امراء کرام اور صدر صاحبان کی اطاعت و فرمانبرداری کا بے نظیر نمونہ قائم فرمائیں۔ کیونکہ اطاعت کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں۔

آپ سب کا خادم

دُعاؤں کا محتاج

منیر احمد خادم

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اعلانات نکاح

(۱):۔ مورخہ ۱۸؍۳؍۸۵ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے خاکسار کے بھائی عزیزم ظفر احمد صاحب احمدی ابن محترم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم یادگیر کے نکاح کا اعلان عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت محترم محمد صبغت اللہ صاحب آف بنگلور سے مبلغ ۵۰۰۰/- ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

(۲):۔ اسی طرح برادرم مکرم مولوی محمد سعادت اللہ صاحب ابن محترم محمد فرحت اللہ صاحب آف حیدر آباد کے نکاح کا اعلان عزیزہ آنس خاتون صاحبہ بنت محترم محمد ابراہیم صاحب غالب مرحوم درویش قادیان سے مبلغ ۴۰۰۰/- ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

احباب جماعت سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد بیدر قادیان

شادی خانہ آبادی

مکرم محمد عبداللہ صاحب نومسلم کا نکاح قبل ازیں محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم جمال احمد صاحب آف کوئمبٹور کے ساتھ ہو چکا تھا۔ ۹ بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مسجد مبارک میں اجتماعی دُعا کے بعد برات مہمان خانہ میں پہنچی یہاں بھی محترم قائمقام امیر جماعت مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب نے حسب معمول تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد اجتماعی دُعا کروائی ۱۰؍۱؍۸۶ کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ دلہن کے بھائی مکرم رشید احمد صاحب نے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے (ادارہ)

دُعائے مغفرت

مکرم محمد ایوب صاحب گنائی نائب صدر جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد ابھی قادیان میں ہی مقیم تھے کہ ۸ صلح (جنوری) کو اچانک بیمار ہوئے خون کی اُلٹی ہوئی ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ وہاں پہنچتے ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم قائمقام امیر مقامی چوہدری عبدالقدیر صاحب کی جانب سے لواحقین کو بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی گئی مرحوم کے داماد مکرم عبدالمجید صاحب اور بھتیجا مکرم مبارک احمد صاحب حضار سے پہنچ گئے ۹ جنوری تین بجے دن نماز جنازہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ادا کی گئی اور قادیان کے عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ آمین

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند پُرجوش احمدی مالی قربانیوں میں پیش پیش مبلغین کرام اور انسپکٹران سے قریبی تعلق رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ (ادارہ)

ہزار سال کے بڑے آدمی چوہدری ظفر اللہ پر رشک کریں گے

اللہ نے اُن کو میرے لئے فرشتہ رحمت بنا دیا

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارے حضرت فضل عمر کے ارشادات

از مکرم قمر الزمان مرزا صاحب ۔ ربوہ

افغانستان میں احمدیوں کے قتل کے واقعات کے سلسلہ میں ایک بار جب حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کے قتل کی اطلاع پہنچی تو حضرت فضل عمر نے کابل میں احمدیت کا نام پھیلانے کا ذکر کیا۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے از خود یہ پیشکش کی کہ میں کابل جا کر احمدیت پھیلانے اور اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہوں۔ حضور اجازت دیں۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے احباب جماعت کے نام رقم فرمودہ خط مؤرخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۴ء میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

"میں نہایت خوشی سے اعلان کرتا ہوں کہ بغیر اس تجویز کے علم کے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے نام کو اس لئے پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں صرف نام دینے کے لئے ایسا نہیں کرتا بلکہ پورا غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مجھے اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔"

(الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۲۴ء)

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء میں امیر جماعت لاہور کی حیثیت سے حضرت چوہدری صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

"اس کا امیر بھی ایک ایسا شخص ہے جس سے مجھے تین وجہ سے محبت ہے ایک تو ان کے والد کی وجہ سے جو نہایت مخلص احمدی تھے میں نے دیکھا ہے انہوں نے دین کی محبت میں اپنی نفسانیت اور "میں" کو بالکل ذبح کر دیا تھا۔ اور ان کا اپنا قطعاً کچھ نہ رہا تھا۔ سوائے اس کے کہ خدا راضی ہو جائے۔ ایسے مخلص انسان کی اولاد سے مجھے خاص محبت ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان میں ذاتی طور پر بھی اخلاص ہے اور آثار قرائن سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو دین کی خاطر ہر وقت قربانی کے لئے تیار رکھتے ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں علم۔ عقل اور ہوشیاری دی ہے اور وہ اور زیادہ ترقی کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۴، ۱۵)

جلسہ ۱۹۳۰ء کے موقع پر مکانیت کی تنگی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

"ہمارے گھر میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اُترا کرتے ہیں۔ وہ اچھے امیر آدمی ہیں، دو تین ہزار روپیہ ماہوار آمدنی رکھتے ہیں۔ مگر ان کے خاندان کے دس بارہ آدمی ایک ہی چھوٹی سی کوٹھڑی میں گذارہ کر لیتے ہیں۔"

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا :-

"بعض لوگ مالی لحاظ سے غریب ہوتے ہیں اور بعض دل کے غریب ہوتے ہیں اور دل کے غریب وہ ہوتے ہیں جو کہ محسوس نہ کریں۔ میں نے بیسیوں تحریکیں اپنی خلافت کے زمانہ میں کی ہیں مگر کئی امراء اور علماء ہماری جماعت کے ایسے ہیں کہ انہوں نے ان میں بہت ہی کم حصہ لیا ہے اس لئے جو امراء دینی تحریکات میں حصہ لیتے ہیں ان کو بھی میں غرباء میں ہی شامل کرتا ہوں کیونکہ وہ دل کے غریب ہیں۔ تحدیث نعمت کے طور پر میں چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم کی اکثر اولاد بالخصوص چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر کرتا ہوتا ہوں۔ میں نے آج تک کوئی تحریک ایسی نہیں کی جس میں انہوں نے حصہ نہ لیا ہو۔ خواہ وہ تحریک علمی تھی یا جسمانی یا مالی یا سلوک کی خدمت تھی۔ انہوں نے فوراً اپنا نام اس میں پیش کیا اور پھر خلوص کے ساتھ اسے نباہا۔ جب میں نے ریزرو فنڈ کی تحریک کی تھی تو کئی لوگوں نے اپنے نام دیئے۔ مگر ان میں سے صرف چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہی ہیں جنہوں نے اسے پوری طرح نباہا اور ہزار ہا روپیہ جمع کر کے دیا۔ حالانکہ اس وقت ان کی پوزیشن ایسی نہ تھی جیسی اب ہے کوئی خیال کرے کہ اپنے اثر سے روپیہ جمع کر لیا ہوگا۔"

(الفضل ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۲ء)

حضور رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا :-

"مولوی محمد علی صاحب (سربراہ غیر مبائعین) مطالبہ مباہلہ کے متعلق بہت پراپیگنڈہ کر رہے ہیں میں شرائط مباہلہ کے طے کرنے کے لئے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو اپنا نمائندہ مقرر کرتا ہوں ممکن ہے اس طریق سے جلد کوئی فیصلہ کی راہ نکل آئے۔"

(الفضل ۳ر مئی ۱۹۴۷ء)

حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۲۵ر جون ۱۹۵۲ء کو کراچی میں خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا :-

"یہاں کی جماعت اپنی جدوجہد اور قربانی کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کچھ اس میں اس بات کا بھی دخل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بعض خاندانوں کو دین کی خدمت کا موقع عطا فرما دیتا ہے اور ان کی وجہ سے جماعت ترقی کر جاتی ہے۔ سترہ اٹھارہ سال کی بات ہے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوں اور میرے سامنے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور گیارہ بارہ سال کی عمر کے معلوم ہوتے ہیں ان کے دائیں بائیں چوہدری عبد اللہ خان صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیٹھے ہیں اور ان کی عمریں بھی آٹھ آٹھ نو نو سال کے بچوں کی سی معلوم ہوتی ہیں۔ تینوں کے منہ میری طرف ہیں اور تینوں مجھ سے باتیں کر رہے ہیں اور بڑی محبت سے میری باتیں سن رہے ہیں اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں میرے بیٹے ہیں اسی طرح میں ان سے باتیں کر رہا ہوں۔......

چنانچہ اس رؤیا کے بعد اللہ تعالیٰ نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو جماعت کا کام کرنے کا بڑا موقع دیا اور لاہور کی جماعت نے ان کی وجہ سے خوب ترقی کی۔ اس کے بعد چوہدری عبد اللہ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کراچی میں کام کرنے کی توفیق دی اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب آج کل لاہور کی جماعت کے امیر ہیں۔"

(الفضل ۱۰ر اپریل ۱۹۶۱ء)

۱۹۵۵ء میں حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے۔ اسی سفر کے دوران حضرت چوہدری صاحب کی خدمت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے خط میں حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا :-

"چوہدری صاحب ساری رات مجھے کمبلوں سے ڈھانکتے رہے ...... میں نے چوہدری صاحب کی طرف دیکھا تو ان کا چہرہ مجھے بہت نڈھال نظر آیا......"

(الفضل ۱۰ر مئی ۱۹۵۵ء)

حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۵ء کے سفر یورپ پر جانے سے قبل جماعت کے نام پیغام مورخہ ۱۱ر مارچ ۱۹۵۵ء میں فرمایا :-

"یورپ جانے میں مشکلات بہت کم ہیں۔ میں نے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مشورہ کے لئے تار دی تو انہوں نے تار میں جواب دیا ہے کہ خدا کے فضل سے یورپ کے بعض ممالک میں علاج کی بہت سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور کامل علاج مل سکتا ہے اس لئے پیشتر اس کے کہ تکلیف بڑھ جائے میں یورپ چلا جاؤں اور وہاں کے ڈاکٹروں سے علاج کرا لوں۔"

(الفضل ۱۱ر مئی ۱۹۵۵ء)

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تار میں کئی بار چوہدری صاحب کے سلسلہ میں فرمایا :-

"(چوہدری صاحب) زیورخ تک ہمارے ساتھ آئے ...... ان کے ساتھ خدا کے فضل سے ایک نعمت

ثابت ہوا۔"

(الفضل ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۸، ۱۹ مئی و ۱۵ جون ۱۹۵۵ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲۲ مئی ۱۹۵۵ء کو زیورچ سے جو پیغام جماعت کے نام ارسال فرمایا اس میں حضور نے حضرت چوہدری صاحب کے متعلق تحریر فرمایا۔

"سالہا سال کی بات ہے میں نے خواب دیکھی تھی اور وہ اخبار میں کئی بار چھپ بھی چکی ہے میں نے دیکھا کہ میں کرسی پر بیٹھا ہوں اور سامنے بڑا قالین ہے اور اس قالین پر عزیزم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عزیزم چوہدری عبد اللہ خان صاحب اور عزیزم چوہدری اسد اللہ خان صاحب لیٹے ہوئے ہیں اور میں دل میں کہتا ہوں کہ یہ تینوں میرے بیٹے ہیں عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے ساری عمر دین کی خدمت میں لگائی ہے اور اس طرح میرا بیٹا ہونے کا ثبوت دیا۔ میری بیماری کے موقعہ پر تو اللہ تعالیٰ نے صرف ان کو اپنے بیٹا ہونے کو ثابت کرنے کا موقعہ دیا۔ بلکہ میرے لئے فرشتۂ رحمت بنا دیا وہ میری محبت میں یورپ سے چل کر کراچی آئے اور میرے ساتھ چلنے اور میری صحت کا خیال رکھنے کے ارادے سے آئے چنانچہ ان کی وجہ سے سفر بہت اچھی طرح کٹا اور بہت سی باتوں میں آرام رہا آخر کوئی انسان پندرہ بیس سال پہلے تین نوجوانوں کے متعلق اپنے پاس سے کس طرح ایسی خبر دے سکتا ہے۔ دُنیا کا کونسا ایسا مذہبی انسان ہے جس کے ساتھ محض مذہبی تعلق کی وجہ سے کسی شخص نے جو اتنی بڑی پوزیشن رکھتا ہو جو چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب رکھتے ہیں اس اخلاص کا ثبوت دیا ہو۔ کیا یہ نشان نہیں؟ مخالف مولوی اور پیر گالیاں تو مجھے دیتے ہیں مگر کیا وہ اس قسم کے نشان کی مثال بھی پیش کر سکتے ہیں۔ کیا کسی مخالف اور پیر نے ۲۰ سال پہلے کسی ایسے مولوی اور پیر کی خدمت کا موقعہ خدا تعالیٰ نے کسی ایسے شخص کو دیا جو چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی پوزیشن رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو بغیر معاوضہ کے نہیں چھوڑے گا اور ان کی محبت کو قبول کرے گا اور اس دنیا اور اگلی دنیا میں اس کا ایسا معاوضہ دے گا کہ پچھلے ہزار سالی کے بڑے آدمی اس پر رشک کریں گے کیونکہ وہ خدا شکور ہے اور کسی کا احسان نہیں اٹھاتا۔ اس نے ایک عاجز بندہ کی محبت کا اظہار کیا اور اس کا بوجھ خود اٹھانے کا وعدہ کیا۔ اب یقیناً جو اس کی خدمت کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کی خدمت قبول کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کی خدمت کو قبول کرے گا اور دین و دنیا میں اس کو ترقی دے گا۔ وہ صادق الوعد ہے اور رحمان و رحیم ہے۔"

(الفضل ۲۹ مئی ۱۹۵۵ء ربوہ)

۱۹۵۶ء میں خلافت ثانیہ کے خلاف بعض لوگوں نے فتنہ بپا کرنے کی کوشش کی اور اسی دوران حضرت فضل عمرؓ اور چوہدری صاحب کے اختلاف کی خبریں بڑے تواتر کے ساتھ شائع کرائی گئیں جس کے جواب سے حضور نے اس بارہ میں تحریر فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

فتنہ پرداز لوگ عزیزم ظفر اللہ خاں صاحب پر اُن کے خاندان پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر چوہدری صاحب کو خصوصاً اور ان کے خاندان کی عموماً خدمات ایسی شاندار ہیں کہ مجھے یا کسی اور کو اس بارے میں لکھنے کی ضرورت نہ تھی لیکن ہر احمدی چونکہ نہ چوہدری صاحب سے واقف ہے نہ ان کے خاندان سے اور چونکہ ایک مخلص دوست نے کراچی سے لکھا ہے کہ چوہدری صاحب کے بارے میں جلدی اعلان ہونا چاہیئے تھا دیر ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہو رہے ہیں اس لئے میں عزیزم چوہدری صاحب کا خط بادلِ ناخواستہ الفضل میں شائع کرتا ہوں۔

بادل ناخواستہ اس لئے کہ چوہدری صاحب اور اُن کے والد مرحوم کی قربانیاں خلافت کے بارہ میں ایسی ہیں کہ ان کی برأت کا اعلان خواہ اُن ہی کے قلم سے ہو مجھ پر گراں گزرتا تھا لیکن دشمن چونکہ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا ہے اور جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ اس لئے میں چوہدری صاحب کا خط الفضل میں شائع کرواتا ہوں۔ جن لوگوں کے دلوں میں منافقوں کے جھوٹے پراپیگنڈے کی وجہ سے چوہدری صاحب کے بارے میں کوئی شک یا تردّد پیدا ہوا تھا وہ استغفار کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

چوہدری صاحب کا یہ شکوہ بجا ہے کہ کیوں نہ میں نے عہدِ وفاداری کے طلب کرتے ہی خود اپنی طرف سے لکھ دیا کہ میں چوہدری صاحب کے پوچھے بغیر ہی ان کی وفاداری کا اعلان کرتا ہوں۔ بے شک ان کا حق یہی تھا کہ میں ان کی طرف سے ایسا اعلان کر دیتا لیکن منافق اس پر پروپیگنڈہ کرتا کہ چوہدری صاحب اتنی دور بیٹھے ہیں پھر بھی یہ شخص جھوٹ بول کر ان کے منہ میں الفاظ ڈال رہا ہے اور ہم لوگ اس جھوٹ کا جواب دینے میں مبتلا ہو جاتے۔ چوہدری صاحب دور بیٹھے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ اس وقت جس دشمن سے ہمارا واسطہ پڑا ہے وہ کتنا جھوٹا ہے۔ ہزاروں آدمیوں کی طرف سے وفاداری کا اعلان ہو رہا ہے مگر "نوائے پاکستان" یہی لکھے جا رہا ہے کہ ہمیں معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ مرزا محمود کی جماعت زیادہ سے زیادہ متحد ہوتی جا رہی ہے کہ ان کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش کرے۔

پس چوہدری صاحب کا اپنا خط چھپنا ہی مناسب تھا اس خط سے جتنے دشمن کے دانت کھٹے ہوں گے میرے اعلان سے اتنے کھٹے نہ ہوتے بلکہ وہ شور مچاتا کہ اپنے پاس سے بنا کر جھوٹے اعلان کر رہے ہیں۔

خاکسار

مرزا محمود احمد ....

(الفضل ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء)

حضور رضی اللہ عنہ کو ستمبر ۱۹۵۶ء میں ذیل کے رؤیا سے اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کے جذبہ احترام و حفاظت احمدیت سے مطلع فرمایا۔ چنانچہ حضور رضؓ نے بیان فرمایا:

"خواب میں دیکھا کہ میں ایک شہر میں ہوں جس میں بہت سی سڑکیں آکر ملتی ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ میری طرف آ رہا ہے اور میں نے اس کے آنے کو بُرا محسوس کیا۔ اس وقت میرے ساتھ کوئی پہرہ دار نہیں میں فوراً پاس والی عمارت کے پھاٹک کی طرف مڑا اور پھاٹک میں سے ہو کر اندر چلا گیا اس عمارت کے چاروں طرف لوہے کی مضبوط چپٹی چپٹی سلاخوں کا کٹہرہ ہے جیسا کہ اہم سرکاری عمارتوں میں ہوتا ہے جب میں اندر آگیا تو میں نے دیکھا کہ اس عمارت کے وسطی حصہ کے سامنے جو سقف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ آپؑ نے مہندی لگائی ہوئی ہے اور آپ کا چہرہ کا رنگ اور مہندی کا رنگ خوب روشن ہے جو اب تک میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے میرے اندر جانے پر آپ کٹہرے کی طرف آئے گویا یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ باہر کون کون لوگ ہیں۔ میں وسطی حصہ کے گرد چکر لگا کر پیچھے کی طرف چلا گیا اور میں نے دیکھا کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرسی پر بیٹھے تھے اس کی پشت کی عمارت کے پیچھے چوہدری ظفر اللہ خانؓ کھڑے ہیں جیسے کوئی احترام یا حفاظت کے لئے کھڑا ہوتا ہے اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کٹہرے کے پاس جا کر تسلی کر کے واپس آگئے اور یوں معلوم ہوا جیسے کوئی خطرہ یا تو تھا ہی نہیں یا جاتا رہا۔"

(الفضل ۲ر اکتوبر ۱۹۵۶ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"کسی زمانہ میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب لاہور کی جماعت کے امیر تھے اور میں جب کبھی یہاں آتا تھا۔ ملنے والوں کا برابر تانتا بندھا رہتا تھا۔ لوگ میری باتیں سننے کے لئے آجاتے تھے اور بہرحال چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی سنجیدگی کا اثر تھا کہ لوگ ان کی باتیں سنتے تھے اور جب کبھی میں یہاں آتا تھا تو اُن کے دوستوں کو خیال آتا تھا کہ وہ مجھ سے مل لیں۔"

(الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۵۶ء)

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

درخواست دُعا:۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر سری نگر کو ایک بس حادثہ میں دبا دُ کی وجہ سے تکلیف ہوگئی تھی۔ مکرم میر عبد الرحمن صاحب نے بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصوف صحت یاب ہوگئے ہیں کامل صحت اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ ادارہ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے تعلق میں

سربراہان مملکت اور اہم شخصیات کے پیغامات تعزیت

برطانیہ کی ملکہ الزبتھ ثانی

مَیں نے سر محمد ظفر اللہ خان کی وفات کی خبر گہرے دُکھ سے سُنی۔ آپ کے اس عظیم نقصان پر میری گہری ہمدردی آپ اور آپ کے افرادِ خانہ کے ساتھ ہے۔

جلالۃ الملک شاہ حسین ــــ شاہِ اُردن

مجھے اپنے پیارے دوست سر ظفر اللہ خان کی وفات کی خبر سُن کر گہرا صدمہ پہنچا ہے ان کو عالم انسانیت کی خدمت دنیا بھر کے عوام کے جائز اور اصولی نقطۂ نظر کی تائید، خصوصاً فلسطینیوں کے بارے میں عظیم خدمات کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یقیناً وہ عرب مفادات کی تائید کے چیمپین تھے۔ چاہے مسلمان ہوں یا غیر جانبدار ممالک یا عالمی عدالتِ انصاف، ان کی کبھی نہ ختم ہونے والی جدوجہد ایک عظیم آدمی کی زندگی کی تابناک مثالیں ہیں جو ہمارے عقیدے اور تہذیب کے اعلیٰ اصولوں کی پاسداری کے لئے ہمیشہ سینہ سپر رہا۔ براہِ کرم میری طرف سے مخلصانہ جذباتِ تعزیت قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رُوح پر رحمت کی نظر کرے اور ابدی سکون سے نوازے (آمین)

پاکستان میں اُردن کے سفیر نے تعزیتی کتاب میں تحریر کیا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین

از طرف ہز میجسٹی شاہ حسین بن طلال فرمانروائے مملکت ہاشمیہ اردن و ہز رائل ہائی نس ولی عہد معظم و حکومت ہاشمی اردن، مَیں غم سے چھلکتے ہوئے جذباتِ تعزیت یہ دُعا کرتے ہوئے پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُس (مرحوم ہستی) کو اپنی رحمت و رضامندی کی چادر سے ڈھانپ لے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(عربی سے ترجمہ) سفیر اُردن متعینہ پاکستان ۔ جنرل ماجد الحارث الحسن ۲/۹/۸۵

شام کے صدر حافظ الاسد

شامی سفارت خانہ کے چارج ڈی افیئرز نے تعزیتی کتاب میں تحریر کیا:۔

از طرف جناب صدر حافظ الاسد صدر جمہوریہ عربیہ شام۔ مَیں اُس وفات یافتہ عظیم شخصیت کے تمام خاندان کے افراد کی خدمت میں غم سے چھلکتے ہوئے جذباتِ تعزیت پیش کرتا ہوں جس کی وفات تمام اُمتِ مسلمہ کے لئے ایک عظیم ترین نقصان کی حیثیت رکھتی ہے اور خاص طور پر اُس شام کے ملک کے لئے یہ صدمہ انتہائی شدید ہے جو کہ مرحوم کے اُن کارہائے نمایاں کو انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو انہوں نے عربوں کے حقوق سے متعلق معاملات کا دفاع کرتے ہوئے اور خصوصاً قضیہ فلسطین کی حمایت کرتے ہوئے سرانجام دیئے۔ ہاں وہ قضیہ فلسطین جس کا دفاع کرتے ہوئے مرحوم عظیم شخصیت نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ وقف کئے رکھا اللہ تعالیٰ اس عظیم مرحوم محمد ظفر اللہ خان کو اپنی خاص رحمت کے زیرِ سایہ رکھے اور اپنی فراخ جنتوں میں مقام عطا فرمائے۔ و انا للہ و انا الیہ راجعون۔

چارج ڈی افیئرز۔ سفارتخانہ شام اسلام آباد

دستخط

(عربی سے ترجمہ)

مصر کے صدر حسنی مبارک

مَیں نے محمد ظفر اللہ خان صاحب کی وفات کی المناک خبر گہرے دُکھ اور غم سے سُنی۔ انہوں نے اپنی زندگی اپنے ملک اور عوام کی خدمت کیلئے وقف رکھی۔ مرحوم کے اہلِ خاندان سے تعزیت اور گہری ہمدردی کے جذبات عرض کرتے ہوئے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی رُوح کو ابدی سکون سے نوازے اور آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

لیبیا کے صدر جناب معمر القذافی

ہم برادر کرنل معمر قذافی کی طرف سے سر ظفر اللہ خان کی المناک وفات پر دلی تعزیت کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ بلاشک و شبہ وہ عربوں کی زبردست تائید و حمایت اور متعدد

بقیہ ۴/

۴ دیگر بین الاقوامی معاملات میں مضبوط اور مستحکم مؤقف اختیار کرنے کی وجہ سے زبردست تعریف کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور دیگر اہلِ خانہ کو ان کی وفات کا عظیم صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین

گہرے مخلصانہ جذبات کے ساتھ۔ آپ کا مخلص

فراج آئی ناصر۔ رکن کمیٹی برائے ثقافتی امور

ہالینڈ کی ملکہ بیٹرکس

پاکستان کے سابق وزیرِ خارجہ، صدر (ریٹائرڈ) انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس سر محمد ظفر اللہ خان کی وفات پر میری طرف سے تعزیت اور دلی ہمدردی کے جذبات قبول فرمائیں۔

نائب وزیرِ اعظم اُردن

اُردن کے نائب وزیرِ اعظم کو حضرت چوہدری صاحب کی وفات پر اظہارِ تعزیت کے لئے بطورِ خاص شاہ حسین نے لاہور بھیجا۔ انہوں نے تعزیتی کتاب میں لکھا:۔

از طرف ہز میجسٹی شاہ حسین و ہز رائل ہائی نس ولی عہد شہزادہ حسن اور حکومت اُردن میں، تمام عالمِ اسلام کو اپنی موت سے صدمہ پہنچانے والے مسلمانوں کے نہایت ہی حمایتی اور بلند پایہ سیّد کی وفات پر غم سے چھلکتے ہوئے تعزیت کے جذبات پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی وسیع رحمت کے زیرِ سایہ جگہ دے اور اپنی نہایت فراخ جنتوں میں قیام سے نوازے۔

(عربی سے ترجمہ) ۲/۹/۸۵ نائب وزیرِ اعظم و وزیر تربیت و تعلیم

اسماعیلی فرقے کے سربراہ جناب آغا خان

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے نام اپنے برقیے میں اسماعیلی فرقے کے روحانی پیشوا جناب محترم آغا خان صاحب نے فرمایا:۔

"آپ کے والد محترم سر محمد ظفر اللہ خان کی وفات کی خبر مَیں نے گہرے دُکھ سے سُنی تھی۔ قیامِ پاکستان اور ملک کے لئے مرحوم کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی وفات سے پاکستان ایک ممتاز سیاسی مفکر سے محروم ہو گیا ہے۔ مجھے اپنے دادا اور والد محترم کے ساتھ ایک نمایاں مسلم لیگی کے طور پر سر ظفر اللہ کا قریبی تعلق یاد ہے۔ مجھے یہ بہت خوشی حاصل ہوتی رہی ہے کہ مَیں پاکستان کے بعض دوروں پر مرحوم سے ملاقات کرتا رہا ہوں۔ میری دُعائیں اور جذبات اس صدمے کے موقع پر آپ کے اور آپ کے اہلِ خانہ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے جُدا ہونے والے کی رُوح کو ابدی سکون سے نوازے۔ آمین۔

مخلص

آغا خان

پرتگال کے سفیر اور جی ڈی برٹیو گونسا

مَیں نے سر ظفر اللہ خان کی وفات کی خبر گہرے دُکھ سے سُنی۔ مَیں اپنے سفارتی کیریئر کے آغاز میں ان سے اس وقت متعارف ہوا جب وہ جنرل اسمبلی کے صدر تھے۔ وہ عالمی عدالتِ انصاف کے جج ہونے کے دوران ایک دفعہ پرتگال آئے۔ میرے گھر میں ابھی تک ان کی میرے ساتھ تصویر آویزاں ہے۔ یہ تصویر ان کے ایک دَورے کے دوران کھینچی گئی۔ میری خواہش تھی کہ مَیں لاہور حاضر ہوتا مگر بدقسمتی سے ایسا نہ کر سکا۔ براہِ کرم میری طرف سے تمام اہلِ خانہ کو دلی تعزیت کا اظہار کر دیں وہ ایک لائق ذہین مگر سادہ آدمی تھے۔ انہوں نے اپنی شخصیت کی چھاپ ساری عالمی برادری پر لگا دی۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا ایک خط

ٹریسٹے۔ اٹلی

۱۹ ستمبر ۱۹۸۵ء

میرے پیارے حمید نصر اللہ خان

(آگے صفحہ ۱۲ کالم ۲ دیکھیں)

منقولات

پاکستانی جج کا جرأت مندانہ فیصلہ

انگلستان کے ایک اخبار ایشین ٹائمز کے ۲۹ نومبر کے پرچہ میں ایک فیصلہ شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ وہ بے گناہ اور کلمہ طیبہ کے محافظ و عاشق احمدی نوجوان جنہیں موجودہ حکومت پاکستان نے مخالف احمدیت صدارتی آرڈیننس کی آڑ میں کچھ عرصہ قبل سندھ میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مقدس بیج لگانے کی وجہ سے گرفتار کر کے قید کر دیا گیا تھا انہیں عمر کوٹ سندھ کی عدالت کے جج نے بے گناہ قرار دے کر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔

جج موصوف جناب حاجی عبداللہ صاحب نے پاکستان کے موجودہ ابتر حالات میں احمدیوں کے متعلق منصفانہ فیصلہ دیکر یقیناً انتہائی دلیری اور جرأت ایمانی کا مظاہرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کی احسن جزا دے اور پاکستان کے دوسرے مقتدر حضرات کو بھی ان کے نیک نمونہ سے سبق سیکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اسی اخبار میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس قسم کے معاملات میں اب تک ۵۰۰ پانصد احمدیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے فیصلہ کا متن آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔ (قائم مقام مدیر)

کلمہ طیبہ کے بیج لگانے والوں کو گرفتار کرنے سے ملک ٹوٹ جائے گا

دیارِ غیر میں مقیم پاکستانی ایک دن فاتحوں کی طرح لوٹیں گے، ایمسٹرڈم میں معراج محمد کا خطاب

ایمسٹرڈم (پ ر) پاکستان قومی محاذ آزادی کے سربراہ معراج محمد خان نے اتوار کو ہالینڈ برانچ کے زیر اہتمام ایک مقامی ہوٹل میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج میں آپ لوگوں کو جدوجہد کا پیغام دینے آیا ہوں۔ کیونکہ آج آپ کا وطن زرد پتوں کا بن، درد کی انجمن بن چکا ہے۔ ملک میں ہر طرف ظلم و جبر کا بازار گرم ہے۔ چوری ڈکیتی عام ہے کسی شریف آدمی کی عزت محفوظ نہیں لوگ سکون کی نیند نہیں سو سکتے۔ بیٹیوں، بہنوں اور عورتوں کو گھر سے باہر بھیجتے ہوئے لوگوں کا دل ڈرتا ہے۔ ہیروئن کا کاروبار عام ہے۔ تین لاکھ افراد ہیروئن کے عادی ہو چکے ہیں اور ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت قومی جبر کے نتیجے میں مختلف فرقوں اور مذہبی گروہوں کو آپس میں لڑایا جا رہا ہے۔ لوگوں کو سینے پر کلمہ طیبہ کے بیج لگانے پر سزائیں دی جا رہی ہیں۔ ملک میں کافروں کی تعداد میں اضافہ کر کے ملک کو توڑنے کی طرف لے جایا جا رہا ہے اس کو بچانے کیلئے ضروری ہے کہ مذہبی جنونیت کو ختم کر کے ملک میں سیکولر نظام رائج کیا جائے اور جو لوگ سیکولرازم کا ترجمہ لادینیت کرتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں کے دوست نہیں، سیکولرازم کا مطلب ہر مذہب اور فرقے کی آزادی اور مذہبی جنونیت کا خاتمہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہزار سے زائد سیاسی قیدی ملک کی مختلف جیلوں میں بند ہیں جہاں انہیں تمام بنیادی سہولتوں سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ ملک کو جیل خانہ بنا دیا گیا ہے۔ بالا حصار، اٹک قلعہ کیمپ، دار سک اور لاہور قلعہ میں تشدد کے بدترین مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں قرون وسطیٰ کے تشدد کے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم کو امریکہ کی فرنٹ لائن بنا کر حکمران طبقات جنگ کی آگ میں جھونک رہے ہیں جس کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ امریکہ اور پاکستان، افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت فوراً بند کریں اور افغان مہاجرین کو مسلح کرنے کی خطرناک سازش بند کی جائے، ہم سوویت یونین سے جنگ لڑنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں ملک کے اندر اپنی جنگ لڑنی ہے۔ یہ جنگ غربت، بیروزگاری، جہالت، سرمایہ داری، جاگیرداری اور سامراج کے خلاف جنگ ہے۔ ہمیں اپنی جنگ لڑنی چاہیے نہ کہ غیروں کی جنگ۔ بنگلہ دیش کی مثال ہم سب کے سامنے ہے۔ اس کے باوجود آج پاکستان میں چھوٹے صوبوں کے ساتھ جو ظلم و جبر روا رکھا جا رہا ہے۔ اس سے کنفیڈریشن جیسے نعرے مقبول ہو رہے ہیں۔ اور چھوٹے صوبوں کے عوام کی نفرت پنجاب کے حکمران طبقات کے خلاف دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ چھوٹی قومیتوں کے لوگ پنجاب کی ظاہری بالادستی سے بیزار ہو کر پورے پنجاب اور پاکستان کو اپنی محرومیوں، بدنصیبیوں اور مصائب و آلام کا ذمہ دار ٹھہرانے لگے ہیں جس کی وجہ سے کوئی بھی ان جذبات اور ناانصافی کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔ اس نازک مسئلہ پر ہم سب کا اور خصوصاً پنجاب کے دوستوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ چھوٹے صوبوں کے مظلوم عوام پر ہونے والے ظلم کے خلاف اور ان کے حقوق کیلئے آواز اٹھائیں اور ان کے ساتھ طبقاتی رشتوں اور قومی رشتوں کو جوڑ کر جدوجہد کا آغاز کریں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ دیارِ غیر میں بیٹھے ہیں، وہ خوشی سے نہیں بلکہ ایک دن وہ ہواؤں کی طرح وطن واپس ضرور لوٹیں گے۔ یورپی ممالک خوبصورت ضرور ہیں، مگر ہمیں اپنا وطن سب سے زیادہ عزیز اور پیارا ہے۔ وہ زیادہ خوبصورت ہے۔ ہمیں اپنے دریاؤں کے پانیوں، ملک کی فضاؤں اور اپنے کلچر سے سب سے زیادہ پیار ہے لہٰذا ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے وطن اور اپنے تاریخی فرض کو نہیں بھولنا چاہیے اور ملک کو بچانے کیلئے بھرپور کوششیں کرنی چاہئیں۔ جو آج خطرے میں ہے۔ ملک کی مٹی کا ہم پر یہ قرض ہے کہ تمام سیاسی کارکنوں کو بلا امتیاز پارٹی اپنے اندر اتحاد قائم کر کے مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کو تیز کرنا چاہیئے۔ بعد ازاں صدرِ جلسہ جناب خاقان مرزا نے سامعین اور خصوصاً معراج محمد خان کا شکریہ ادا کیا۔

(روزنامہ جنگ لندن مجریہ ۲۳/۱۰/۸۵)

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے احمدی کو مسلم قرار دینے کی اپیل منظور کر لی

انہیں مسجد میں نماز پڑھنے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حق حاصل ہے

لندن (نمائندہ جنگ) تین سال کی طویل قانونی جنگ کے بعد جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے ایک ۵۸ سالہ احمدی اسمٰعیل پیک کو مسلمان قرار دیتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ وہ مسلمان کی حیثیت سے تمام حقوق و مراعات کا مستحق ہے اسے یہ حق ہے کہ وہ لانگ سٹریٹ کی مسجد میں نماز ادا کر سکے اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اس سے قبل زیریں عدالت نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ دیتے ہوئے مسلمانوں کا یہ مؤقف تسلیم کیا تھا کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) برطانیہ نے کیپ ٹاؤن کے دو اخبارات آرگس، اور کیپ ٹائمز کی نقول ارسال کی ہیں جن میں اس فیصلے کی تفصیل دی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ میں مقدمے کی سماعت کے دوران مسلم جوڈیشل کونسل (ایم جے سی) اور دیگر دو مدعا علیہان نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔ وکیل صفائی مسٹر ڈیسائی نے عدالت میں یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ ایک سیکولر کورٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کے مسلمان ہونے کا فیصلہ کرے لیکن جج نے کہا ہے کہ جب شہری حقوق کا معاملہ ہو تو عدالت مداخلت سے کبھی اجتناب نہیں کرتی۔ انہوں نے متعدد نظیریں پیش کیں، جب عدالت نے مسلمانوں کے امور میں مداخلت کی۔ جج نے ایم جے سی کو حکم دیا کہ وہ احمدی تحریک اور اس کے ارکان کے خلاف توہین آمیز مواد شائع نہ کریں جس میں انہیں مرتد کافر قرار دیا گیا ہو اور یہ کہا گیا ہو کہ وہ آنحضرت محمدؐ کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور یہ کہ احمدی سے شادی کرنا خلاف قانون ہے۔ عدالت نے حکم دیا کہ مدعا علیہم درخواست گزار کے وکیل کی فیس اور دیگر اخراجات، چار ماہرین کی گواہی اور مترجم کے اخراجات ادا کریں۔ عدالت میں چھ روز تک پاکستان کے حافظ بشیر محمد نے امور میں گواہی دی اور تاریخی و مذہبی حوالوں سے احمدیوں کا نقطۂ نظر پیش کیا جسے عدالت نے کسی تامل کے بغیر قبول کر لیا۔ درخواست گزار کی جانب سے مسٹر ایل کنگ، سی پی پریٹ اور ایم آر کیانی پیش ہوئے۔ جسٹس ولیم سن نے کہا کہ جنوبی افریقہ میں دو سو احمدی آباد ہیں۔

(روزنامہ جنگ لندن مجریہ ۲/۱۲/۸۵)

(پیغامات تعزیت بقیہ صفحہ ۱۱)

(پیغامات تعزیت بقیہ صفحہ ۱۱)

مجھے امید ہے کہ آپکو میری ۲ ستمبر کی نصف شب ارسال کردہ ٹیلیگرام مل گئی ہو گی جو میں (حضرت چوہدری صاحب کی وفات کی) خبر ملنے پر ارسال کی تھی میں اس وقت استنبول میں تھا اور اس کے بعد بھی وہیں موجود تھا ان کو شاہ حسین نے ہدایت کی کہ اگر ممکن ہو سکے تو وہ فوری طور پر روانہ ہو جائیں، چنانچہ میں پرنس کے ہمراہ عمان پہنچا بدقسمتی سے شہزادے کا طیارہ ایران کے اوپر سے پرواز نہیں کر سکتا تھا لہٰذا ہم جنازے پر بروقت نہیں پہنچ سکے تھے۔

میں اس خط کے ساتھ جناب آئی جی پٹیل کے خط کی ایک کاپی منسلک کر رہا ہوں جو ایک ہندوستانی ماہر معاشیات ہیں جو انڈیا ریزرو بینک کے گورنر رہے ہیں اور آجکل لندن میں سکول آف اکنامکس اینڈ پولیٹیکل سائنس کے ڈائریکٹر ہیں۔ ......

آپ کا مخلص ۔ محمد عبدالسلام

لندن سکول آف اکنامکس کے ڈائریکٹر کا خط

۱۲ ستمبر ۱۹۸۵ء

پیارے پروفیسر سلام

اس ماہ کے شروع میں ہم نے سر محمد ظفر اللہ خان کی وفات کی خبر انتہائی دکھ سے سنی۔ چونکہ مجھے علم تھا کہ آپ خصوصی طور پر ان کے بہت قریب تھے میں نے محسوس کیا کہ میں آپ کو ان کی وفات پر سکول کا اظہار غم پہنچا دوں۔ جب میں گزشتہ سال لندن سکول آف اکنامکس کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے یہاں آیا تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا نام سکول کے اعزازی فیلوز کی فہرست میں موجود تھا ...... چوہدری صاحب کو نہ صرف ۲۲ ان کی بین الاقوامی سطح پر غیر معمولی کامیابیوں کی بنا پر بلکہ اس بنا پر بھی کہ ان کی وجہ سے فیلوشپ کی عزت و شہرت اور وقار میں اضافہ ہو گیا تھا، ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ میں آپکو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے پرانے دوست ہونے کی حیثیت سے، ممبر فی مخلصانہ ہمدردی کے جذبات پہنچاتا ہوں ...... آپ کا مخلص ۔ آئی۔ جی۔ پٹیل ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام بقیہ صفحہ اوّل

اور اطاعت کا جذبہ بڑھے اور آپ لوگ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کی تصویر بن جائیں۔

۵ ۔ اپنی تمام تر طاقتیں دعوت اِلَی اللہ کے اہم فریضہ پر صرف کر دیں۔

آج آپ کو صرف عیسائیت ہی سے مقابلہ نہیں کرنا اور بد مذاہب پر اسلام کے غلبہ کو ہی ثابت نہیں کرنا بلکہ ان سازشوں کا بھی مقابلہ کرنا ہے جو علمائے سوء کی طرف سے رونما ہو رہی ہیں اور جن کی پشت پر اب بعض بڑی بڑی دنیاوی طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ اُن کی پوری کوشش ہوگی کہ جب آپ اسلام کی دشمن طاقتوں سے نبرد آزما ہوں تو جہاں تک ممکن ہو یہ آپ کی پیٹھ پر چھرا گھونپ دیں۔ پس آپ کو ہر سمت میں خدا کے نام پر جہاد کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ اور اپنی ترقی کی رفتار کو اتنا بڑھا دینا چاہیئے کہ آپ کے مخالف کلیۃً مایوس ہو جائیں اور اسلام کا غلبہ صبح صادق کی طرح جلد تر سارے اندھیروں کو اپنی نورانی لپیٹ میں لے لے۔

کامیاب مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ دعا گو ہو اور اللہ تعالےٰ سے تعلق بڑھانے والا ہو ورنہ اس کے قول میں کوئی برکت نہیں پڑتی اس لئے اپنے نفس کی تربیت کی طرف بھی توجہ کریں اور تعلق باللہ بڑھائیں۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت کا رشتہ باندھیں اور دعاؤں اور حوصلے کے ساتھ کام لیتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ پر توکل رکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادتِ الٰہی اور تزکیہ وتصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالےٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے اگرچہ خدا تعالےٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی" (ملفوظات جلد سوم ۲۸۲)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور رُوح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل اُن کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دُنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشا کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے۔ اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے؟ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو تو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے۔ اور کون غدّار اور دُنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۶ طبع اوّل)

پس اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو اور تم دُنیا میں بھی سرخرو ہو اور آخرت میں بھی

فلاح پاؤ۔ والسلام۔ خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم انور حسین صاحب ممتاز علی آف بنگلہ دیش کو عدم تعاون نظام سلسلہ کی وجہ سے اخراج از نظام جماعت کی سزا دی گئی ہے۔

احباب اس کا خیال رکھیں۔

ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

استفتاء مع جواب

نقل چٹھی نمبر ۶۰۸ مورخہ ۸۵-۱-۴

چند ماہ ہوئے ایک مریضہ کو خون دینے کی ضرورت پیش آئی۔ یہ مسئلہ سامنے آیا کہ اگر مریضہ کو اس کا خاوند خون دے گا تو اس طرح ان کا رشتہ بہن بھائی کا ہو جائیگا۔ اور نکاح فسخ ہو جائے گا کیونکہ یہ ایک فقہی مسئلہ تھا علماء کی طرف رجوع کیا گیا مقامی علماء نے مجموعی طور پر یہ رائے دی ہے کہ چنداں حرج نہیں۔ لیکن اس سے پوری تسلی نہیں ہو پائی کیونکہ جب دودھ پینے سے رضاعی بہن بھائی کا رشتہ بن جاتا ہے تو خون جو کہ دودھ سے بھی اہم ترین جزو انسانی زندگی کا ہے کیوں نکاح میں حارج نہیں ہوتا۔

اس پر مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جواب زیر چٹھی محترم ناظر صاحب شعبہ درویشان نمبر ۱۸۲۱ مورخہ ۸۵-۱-۱۴ کو حسب ذیل موصول ہوا ہے۔

"بجواب منسلکہ چٹھی تحریر ہے کہ مسئلہ رضاعت چونکہ ایک تعبدی حکم ہے۔ اور اس کی مصلحت اور حکمت اتنی بیّن اور واضح ہے کہ اس پر کسی اور صورت کو قیاس کیا جائے لہٰذا انتقال خون یا پیوند اعضاء وغیرہ کو اس مسئلہ پر قیاس کر کے حرمت کا حکم لگانا درست نہیں؟"

سلطان محمود انور
ناظم افتاء ۸۵-۱-۱۴

نقل مطابق اصل ہے

بدر الدین عامل بھٹہ
جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

ولادت

عزیزہ نصیرہ ساجدہ کو اللہ تعالےٰ نے ۲۰ نومبر ۱۹۸۵ء کو بذریعہ اپریشن بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "عذرا صادقہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ مولودہ مکرم محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش کی نواسی۔ مکرم محمد عبد السلیم صاحب باڈی بلڈر کی بیٹی ہے اور مکرم محمد حنیف صاحب آف حیدر آباد کی پوتی ہے۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین (ادارہ)

اعلان نکاح

مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد عبد الصمد صاحب ساکن چنتہ کنٹہ (آندھرا) کا نکاح مکرم محمود احمد صاحب شیخ ولد مکرم محمد عبد المنان صاحب ساکن چنتہ کنٹہ تحصیل آتماکور۔ ضلع محبوب نگر۔ آندھرا کے ہمراہ بعوض حق مہر دس ہزار روپیہ قرار پایا ہے۔

مکرم عبد العزیز صاحب برادر مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ نے اس خوشی میں مبلغ ۱۵/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے جزاکم اللہ تعالےٰ۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

نمازوں کے بارے میں نہایت اہم ارشاد

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۸ار نومبر ۱۹۸۵ء میں نمازوں کی ادائیگی کے متعلق نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس خطبہ جمعہ کی کیسٹ کو مرکز سے منگوا کر اپنی مجلس میں سنانے کا خصوصی اہتمام کریں۔

حضور انور نے نمازوں کی ادائیگی کے تاکیدی ارشاد کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ آئندہ سے مجالس میں ماہانہ ایک اجلاس عاملہ صرف نمازوں کی سو فیصدی ادائیگی کے متعلق غور کرنے کے لئے ہونا چاہیئے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں کہ ہر ہفتے یا مہینے میں ایک دفعہ اس موضوع پر بیٹھا کریں ایک مجلس عاملہ کا اجلاس مقرر ہو جائے ہمیشہ کے لئے آج سے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی نماز کے اوپر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہوں۔ انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں اور یہ فیصلہ کرلیں ہمیشہ کے لئے کہ اب ہم نے ہر مہینے کم سے کم ایک مرتبہ اس موضوع پر بیٹھنا ہے غور کرنا ہے۔"

حضور کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں جملہ مجالس ہر ماہ خصوصی طور پر نمازوں کے بارے میں مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد کرکے اس کی رپورٹ دفتر مرکزیہ کو ارسال کریں۔

نوٹ:۔ موازنہ مجالس کے موقعہ پر حضور اقدس کے اس ارشاد کو خصوصی طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے اس ارشاد کی روشنی میں نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ منیر احمد خادم
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

اعلان نکاح

جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مکرمہ مطہرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم محمد تبارک صاحب بھدرک اڑیسہ کا نکاح مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم غلام محمود علی صاحب آف بھدرک کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار ایک صد روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اسی خوشی میں مکرم غلام محمود علی صاحب بھدرک نے اعانت بدر میں مبلغ ۱۵/- روپے ادا کر کے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کی ہے۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

عزیزہ بشریٰ بیگم اہلیہ نعیم احمد صاحب ناصر آباد ربوہ جو کہ مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی درویش قادیان کی بڑی صاحبزادی تھیں مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۷-۱۲-۸۵ بروز ہفتہ صبح تقریباً ۶½ بجے وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کی عمر ۲۰ سال تھی اپنے پیچھے ایک کم سن بیٹی چھوڑی ہے۔ مرحومہ کی وفات پر نہ والدین موجود تھے نہ ان کے خاوند۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے جملہ پسماندگان و لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار
محمود احمد سعید فاضل
واقف زندگی ربوہ

پروگرام دورہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر بدر

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر اخبار بدر مورخہ ۲-۲-۸۶ سے درج ذیل پروگرام کے مطابق جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ اخبار بدر کی توسیع اشاعت اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی تعاون کے حصول کے سلسلہ میں تمام عہدیداران، مبلغین کرام اور احباب جماعت کا مخلصانہ تعاون حاصل ہوگا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

منیجر بدر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
کلکتہ	۳-۲-۸۶	۴	۷-۲-۸۶	یادگیر	۱۲-۲-۸۶	۲	۱۴-۲-۸۶
حیدرآباد	۹-۲-۸۶	۳	۱۲-۲-۸۶	بمبئی	۱۵-۲-۸۶	۳	۱۸-۲-۸۶

مسیحی دُنیا کی حقیقت بقیہ صفحہ ۲

بھالے کے زخم سے پسلی سے خون بہنا چوروں کی ہڈیاں توڑنا مگر حضرت مسیح کی ہڈیاں نہ توڑنا۔ اور پھر بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف کشمیر کی طرف ہجرت کرنا وغیرہ یہ سب زبردست ثبوت ہیں حضرت مسیح کے صلیبی موت سے نجات پانے کے۔ پس ہمارے عیسائی بھائیوں کے لئے ایک نادر موقعہ ہے کہ وہ حضرت مسیح پر یہودیوں کا لگایا ہوا لعنت کا داغ دھو ڈالیں۔

پنجم:۔ حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے چیلنج کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"میں جماعتِ احمدیہ کی جانب سے چیلنج دیتا ہوں تمہیں اس بات پر جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تم نے زندہ اُتار دیا تو خدا کی قسم میں اور میری ساری جماعت سب سے پہلے بیعت کرے گی ۔۔۔ میں اس خدا کی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان اور تمام احمدیوں کی جان ہے۔ کہ اگر واقعتاً عیسیٰ زندہ ہے۔ اور ہم جھوٹے ہیں تو ہم سب کو نیست و نابود کر دے۔ مگر خدا کی قسم عیسیٰ مر چکا ہے۔ اور اسلام زندہ ہے۔"

اب مسیحی دُنیا کے لئے دو ہی راستے ہیں اوّل حضرت مسیح کو زندہ کرکے دکھا دے اور تمام احمدیوں سے بیعت کروالیں یا پھر جناب پوپ پال دوم کی زیر قیادت بالمقابل موکد بعذاب حلف حیات مسیح پر کھا کر معاملہ خدا پر چھوڑ دیں۔ "مسیحی دُنیا" دسمبر کے صفحہ اوّل پر یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ جناب پوپ پال فروری کے پہلے ہفتہ میں ہندوستان تشریف لا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر یہ عظیم کارنامہ انجام پاجائے تو بہت اچھا ہوگا۔

بہر حال اختلاف عقیدہ کے باوجود انجیل کے مطابق حضرت مسیح کے نام پر آنے والے مثیل نے حضرت مسیح کی صلیبی اور لعنتی موت کی جو زبردست دلائل سے تردید پیش کی ہے اور لعنت کا داغ دھو کر حضرت مسیح کی عظمت و شان میں ایک پرنور حسن پیدا کیا ہے۔ اس پر ہمارے عیسائی بھائیوں کی نگاہ بھی جانا چاہیئے ؎

حسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر — غیر کا حسن جو دیکھے وہ نظر پیدا کر

(عبدالحق فضل، قائمقام امیر)

دُعائے مغفرت

محترمہ سیدہ طاہر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم میر اعظم صاحب مرحوم شیموگہ مورخہ ۲۶-۱۲-۸۵ کو رحلت فرماگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصوفہ محترم الحاج میر کلیم اللہ صاحب مرحوم کی تیسری بیٹی تھیں۔ بہت نیک دعا گو اور صوم و صلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ صغیر احمد طاہر خادم سلسلہ شیموگہ۔

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273303 } CALCUTTA – 700073.

الخير كله في القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو ۔ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

بی۔ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

• الیکٹریکل انجینئرس۔ • الیکٹریکل ورکنگ۔
• لائسنس کنٹریکٹس۔ • موٹر وائنڈنگ۔

C-10- LAXMI GOBIND APART. J.P. ROAD. VERSOVA.

FOR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108 }
629389 } ٹیلیفون BOMBAY – 58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد۔ ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222 }
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبیڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر HM

SKF بالز اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ٹریکٹر کے پرزہ جات اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے پرزہ جات ملتے ہیں

AUTO TRADERS

15 MANGOE LANE CALCUTTA – 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13 – SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS – 600004.

76360
74350

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY – 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C – 16.

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI – 571201

PHONE NO. OFFICE. 606
RESI. 283.

بریف کیس۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ... سے تیار کردہ بہترین معیاری ... بیگ ... ہینڈ بیگ ... اور ہیلمٹ کے مینوفیکچررز اینڈ سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ، کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۴۷۱۶

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ:- کرشن اگر، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیولن ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12 — CANNANORE - 4498.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کے سپلائر اور ڈیلر!

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر:- 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل، بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو!"

(اربعین ۴ صفحہ ۲۷)

NR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!